ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۴ر ستمبر ۱۹۹۸ء شمارہ ۳۶
۱۱ر جمادی الاول ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۴ر تبوک ۱۳۷۷ ہجری

آج کادن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننے کی کوشش کادن ہے۔
ورنہ وہ فضل جو موسلادھار بارش کی طرح نازل ہورہے ہیں
ان کا احاطہ کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۸ء کے دوسرے روز یکم اگست بروز ہفتہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطاب کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اسلام آباد، ٹلفورڈ (یکم اگست) : آج جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۳ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغ و تربیت اور خدمت خلق کے مختلف کاموں کی تفاصیل اور ان کے حیرت انگیز اثرات اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور نصرت و تائید کا نہایت ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

خطاب کے آغاز میں تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے حسب ذیل آیات قرآنی کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا۔﴿یُرِیدُونَ لِیُطفِئُوا نُورَاللّٰہِ بِاَفوَاھِھِم وَاللّٰہُ مُتِمّ نُورِہٖ وَلَو کَرِہَ الکٰفِرُونَ. ھُوَالَّذِی اَرسَلَ رَسُولَہٗ بِالھُدٰی وَدِینِ الحَقِّ لِیُظھِرَہٗ عَلَی الدِّینِ کُلِّہٖ وَلَوکَرِہَ المُشرِکُونَ﴾۔(سورۃ الصف آیات ۹،۱۰)

یعنی وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا خواہ کافر (لوگ) کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ وہ مشرک اسے کیسا ہی ناپسند کریں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

ایثار لازم ہے اور ایثار کے بغیر آپ کو مزید ترقیات نصیب نہیں ہو سکتیں

ایثار کو اپنی سرشت کا ایک لازمی حصہ بنا لیں، ایثار ہی ہے جو آپکے رستے صاف کریگا اور غیر قوموں کے دلوں میں گھر کرنے میں آپ کا مددگار ہوگا

کبھی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری جب میں نے جماعت جرمنی کو یاد نہ رکھا ہو

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱راگست ۱۹۹۸ء بمقام من ہائم ،جرمنی)

من ہائم۔ جرمنی (۲۱راگست) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز جمعہ یہاں جرمنی کے ایک شہر من ہائم میں پڑھائی اور اس سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ جرمنی کے تیئسویں جلسہ سالانہ کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ حضور انور نے اس خطبہ میں دو مضامین بیان فرمائے۔ پہلا مضمون انبیاء، خلفاء کے ادب کے بارے میں اور دوسرا مضمون ایثار سے متعلق تھا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الحجرات کی آیات ۲ اور ۳ کی تلاوت کی اور فرمایا یہ وہ مضمون ہے جس میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خصوصیت سے ایک ایسے رسول کے طور پر ذکر کیا گیا ہے جس کا سب سے زیادہ احترام ہونا چاہئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس مضمون سے متعلق اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ کے مفہوم کو سمجھنے میں بعض لوگوں کی غلط فہمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ بعض لوگ ٹکٹکی لگا کر مجھے دیکھتے ہیں یعنی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر، جس کے بعد میں نے محسوس کیا کہ بعض نہایت مخلص احباب کو بھی اس مفہوم کے سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے واقعات سے اس مضمون کی مزید وضاحت فرمائی۔ آنحضور ﷺ

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ ۱۵ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بچوں کی کلاس ریکارڈ اور براڈکاسٹ ہوئی۔ آج کی کلاس کی خصوصیت یہ تھی کہ جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مختلف ممالک کے بچے حضور انور کی اجازت سے کلاس کو رونق بخشے ہوئے تھے۔ ایک بچے نے سورۃ البقرہ کے پہلے رکوع کی زبانی تلاوت کی اور ترجمے سے پہلے ہی حضور انور نے کلاس کے انچارج کو ہدایت فرمائی کہ بچوں کو مختلف حصص قرآن کی تلاوت سکھا کر لایا کریں تاکہ ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ بچے صرف چند حصوں کی ہی تلاوت کر سکتے ہیں۔ تلاوت کے بعد ایک نظم اور عربی قصیدہ سنایا گیا۔ جس کے بعد ایک بچی نے ادارہ لنگر خانہ اور اس کا کردار کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ اس تقریر میں بھی کچھ غلط کوائف کی وجہ سے حضور نے فرمایا کہ اگلی دفعہ درست باتوں پر مشتمل تقریر دوبارہ تیار کر کے لانا۔ کینیڈا کے ایک بچے نے اپنے دادا حضرت مرزا برکت علی صاحبؓ کی سوانح پڑھ کر سنائیں۔ آج کی ملاقات کا دلچسپ پہلو فی البدیہہ تقاریر تھیں۔ حضور انور نے خود دو موضوعات بتائے۔ "احمدیت میرے بزرگوں میں کس طرح متعارف ہوئی" اور "جلسہ سالانہ کے تاثرات"۔ کل آٹھ مقررین نے حصہ لیا۔ تقریر کا وقت دو منٹ تھا۔ حضور انور نے آئندہ ایسے فی البدیہہ مقابلہ جات کی تاکید فرمائی۔

اتوار، ۱۶ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انگریزی زبان بولنے والے زائرین کی ملاقات کا دن تھا اور یہ ملاقات ۱۱ر جون ۱۹۹۴ء کو پہلی بار ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی تھی۔ سوالات اور مختصر جوابات درج ذیل ہیں :

☆......Spiritual Healing کے متعلق حضور انور کا کیا تجزیہ اور کیا نظریہ ہے ؟ حضور انور نے سائل سے دریافت فرمایا کہ Spiritual Healing سے آپ کی مراد کیا ہے ؟ انہوں نے کہا کہ شفا بذریعہ دعا وغیرہ۔ حضور انور نے جواباً فرمایا کہ اگر یہ مراد ہے تو کچھ حد تک ٹھیک ہے۔ لیکن افریقن ممالک میں تصور بالکل مختلف ہے۔ مثلاً اگر کوئی سالہا سال سے مریض چلا آرہا ہو تو کہتے ہیں کہ عیسیٰ کا نام لو تو معذور، لولے افراد ٹھیک ہو کر بھاگنے دوڑنے لگتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ غلط ڈھکوسلہ ہے۔ میں نے افریقن لوگوں سے کہا ہے کہ اگر اس میں حقیقت ہے تو پھر سارے ہسپتال بند کرا دیں۔ اور میں نے یہ بھی کہا کہ اپنے اندھے اور اسی طرح کے مریض ان لوگوں کے پاس لے کر جائیں اور کہیں کہ انہیں ہمارے سامنے ٹھیک کریں۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کے ذریعے شفا میں مدد ضرور لی جا سکتی ہے یا پھر دعا وہاں معجزہ ضرور دکھاتی ہے جہاں اس کا علاج یا ذرائع علاج موجود نہ ہوں تاکہ انسان خدا تعالیٰ پر بھروسہ کا تجربہ چکھ سکے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء نے بھی دواؤں اور دعاؤں دونوں سے رجوع کیا۔ مادی ذرائع کی غیر موجودگی میں دعا اعجاز کے طور پر کام کرتی ہے۔ دعا کے ذریعے سے ڈاکٹر کا نسخہ بھی پُر تاثیر ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا میرا تجربہ دونوں میدانوں میں ہے۔

☆......Orthodox مسلمان ہم احمدیوں کو کہتے ہیں کہ ہم حضرت عیسیٰ کو وفات یافتہ مانتے ہیں۔ حضور انور نے اس بات کا انتہائی تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا جس میں لفظ "نزول" کی تشریح اور قرآنی آیات اور احادیث سے وفات مسیح کے دلائل بیان فرمائے۔

سوموار، ۱۷ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۵۳ جو ۱۸ر اپریل ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۱۸ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج ایم ٹی اے سٹوڈیو میں حضرت امیر المومنین

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ اول

پھر فرمایا آج کا دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننے کی کوشش کا دن ہے ورنہ وہ فضل جو موسلادھار بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں ان کا شمار، ان کا احاطہ کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے بہت کوشش کی ہے کہ بہت سی ایسی باتوں کو جو پہلے جلسوں میں بیان کی جاتی ہیں دوبارہ بیان نہ کروں۔ اس ضمن میں عام طور پر جو دستور تھا اس سے ہٹ کر میں نے عالمگیر فضلوں کے ذکر کو اس مضمون کے آخر پر رکھا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس دفعہ بھی ایک نیا ملک نکاراگوا خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ میں اس رنگ میں داخل ہوا ہے کہ وہاں نظام جماعت پوری طرح مستحکم ہو چکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم محض کسی احمدی کے وہاں چلے جانے یا کسی ملک میں ٹھہر جانے سے یہ نتیجہ نہیں نکالتے کہ وہاں احمدیت نافذ ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ ایسے جزائر بھی ہیں جو ان ملکوں سے ہٹ کر ہیں۔ انہیں کبھی بھی الگ ملک کے طور پر پیش نہیں کیا گیا۔ اس ضمن میں Mayotte جزیرے کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ اس کا تعلق نکاراگوا سے ہی ہے مگر اس سے بالکل منقطع اور الگ ہے۔ گویا یہ کہا بھی جا سکتا ہے کہ وہ ایک علیحدہ ملک ہے جس میں جا کے احمدیت داخل ہو گئی ہے۔ مگر ہم ایسا نہیں کرتے اور بعینہٖ اس کو ملک قرار دیتے ہیں جس کو دنیا کے یونائٹڈ نیشنز کے قوانین کے مطابق علیحدہ ملک سمجھا جا سکتا ہے۔

حضور نے جماعت جرمنی کا خصوصیت سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ امسال وہ کسی نئے ملک کو جماعت میں داخل نہیں کر سکے مگر اس سے پہلے ان کا جو کام ہے وہ ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب میں نے دنیا کے مختلف ممالک کو ترغیب دی تھی کہ کوشش کریں کہ وہ ارد گرد کے بعض ممالک میں احمدیت کا نفوذ کرنے میں کامیاب ہو سکیں تو نیک نیتی کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ بہت سے ممالک نے اپنے نام لکھوا دیئے تھے۔ مگر اگر کسی کو حقیقی توفیق ملی ہے تو وہ جرمنی ہے۔ جرمنی کے سپرد آٹھ ممالک کئے گئے تھے جن میں سے چھ ممالک کو وہ احمدیت میں داخل کر چکے ہیں، دو ابھی باقی ہیں۔ چیک ریپبلک (Czech Republic) اور سلووک ریپبلک (Slovak Republic) باقی ہیں۔ حضور نے امید ظاہر فرمائی کہ امسال انشاء اللہ جماعت جرمنی کو یہ بھی توفیق مل جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے احمدیہ چھاپہ خانوں کا ذکر کرتے ہوئے رقیم پریس انگلستان اور مختلف ممالک میں قائم جدید مشینوں سے آراستہ جماعتی پریسوں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس کے ذریعہ ہم بڑی کثرت سے لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔ اور ان جماعتی پریسوں کے روابط کے ذریعہ دوسرے اشاعتی اداروں سے بھی جماعتی کتب ارزاں قیمت پر شائع ہو رہی ہیں اور جو کام اپنے پریس میں نہیں ہو سکتا وہ باہر سے کروا لیا جاتا ہے۔

تراجم قرآن کریم : حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت ۵۲ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا جا چکا ہے جو چھپ گیا ہے۔ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ۱۰۰ زبانوں تک بڑھانے کی توفیق عطا کرے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک وقت میں ان تراجم کے بارے میں بڑی تیزی سے قدم اٹھائے گئے۔ لیکن پھر سوچا گیا کہ یہ طریق مناسب نہیں۔ قرآن کریم کے ترجمہ کے کام میں بے حد احتیاطیں ضروری ہیں، جلدی کی وجہ سے بعض تراجم میں بنیادی غلطیاں راہ پا گئیں۔ ان کو روک کر ان پر نظر ثانی کا پروگرام بنایا گیا۔ اس کام میں تاخیر ضروری تھی تاکہ اس عظیم کتاب کے ترجمے کا پورا حق ادا کیا جا سکے۔

حضور انور نے فرمایا دوران سال مندرجہ ذیل نئے تراجم طبع ہونے کے قریب ہیں یہ زبانیں ہیں کیکامبا، خمیر (کمبوڈیا)، کشمیری اور ہنگیرین زبان کا ترجمہ۔ اس کے علاوہ ۲۰ زبانوں میں ترجمے کا کام جاری ہے اور ۸ زبانوں میں ترجمہ جلد شروع کرنے کی تیاریاں مکمل ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ تقریر شائع ہو گی تو ان زبانوں کے نام شائع کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ذیل میں ہم بغرض ریکارڈ زیر ترجمہ زبانوں کی فہرست ذیل میں شائع کر رہے ہیں :

Balinese-۱		Ashanti-۱۱	(گھانا)
Batakese-۲	انڈونیشیا	Waale-۱۲	(گھانا)
Sundanese-۳		Kijaluo-۱۳	(کینیا)
Javanese-۴		Hebrew-۱۴	(کبابیر)
Yao-۵	(تنزانیہ)	Wolof-۱۵	
Etsako-۶	(نائجیریا)	Mendenka-۱۶	(گیمبیا)
Burmese-۷	(برما)	Fula-۱۷	
Kiribati-۸	(کیری باس)	Catalan-۱۸	(سپین)
More-۹	(بورکینافاسو)	Nepali-۱۹	(نیپال)
Creole-۱۰	(گنی بساؤ)	Kanri-۲۰	(انڈیا)

جن آٹھ زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کا کام انشاء اللہ جلد شروع کیا جائے گا ان کے اسماء یہ ہیں :

Ndegereko-۱	(تنزانیہ)	Boule-۵	(آئیوری کوسٹ)
Kizalamu-۲	(تنزانیہ)	Beta-۶	(آئیوری کوسٹ)
Dagbani-۳	(گھانا)	Thai-۷	(تھائی لینڈ)
Jula-۴	(آئیوری کوسٹ	Dogri-۸	(انڈیا)

عالمی تبلیغی خدمات کے ضمن میں رسالوں کے ذریعہ خدمات کا حضور ایدہ اللہ نے ذکر فرمایا۔ اس میدان میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز، غانا، نائجیریا اور آئیوری کوسٹ میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اب روزنامہ الفضل بھی تبلیغ کا اہم ذریعہ بن چکا ہے۔ مثلاً تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں پاکستان سے ایک ٹریول ایجنٹ آیا جو جماعت احمدیہ کا بڑا مخالف تھا اور لڑکوں کو باہر بھجواتا تھا۔ ان لڑکوں میں سے ایک احمدی بھی تھا جو مرکز سے جا کر الفضل لے آتا تھا۔ ایجنٹ کے ڈر سے چھپ کر الفضل پڑھتا تھا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ وہ پرچے اس ایجنٹ کے ہاتھ لگ گئے۔ اور اس نے ان کا مطالعہ کیا پھر وہ مرکز میں پہنچا اور زار و قطار روتا رہا کہ مجھے تو پتہ ہی نہ تھا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے۔ میں تو بلاوجہ اس کی مخالفت کرتا رہا۔ الفضل کے مطالعہ نے اس کی کایا پلٹ دی۔ خدا کے فضل سے ہر جریدہ اہم خدمت بجا لا رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دوران سال ۳۱۹۷۳ کی تعداد میں تراجم قرآن یہاں سے بھجوائے گئے۔ اور ایک لاکھ ۲۵ ہزار سے زائد کتب یہاں سے بھجوائی گئیں۔

پریس اینڈ پبلی کیشنز : حضور انور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب اس شعبے میں بڑی محنت سے خدمت کر رہے ہیں۔ اس شعبے کا کام یہ ہے کہ دنیا بھر کے پریس سے رابطہ کر کے جماعت احمدیہ کے بارے میں غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے فوری جواب دیا جائے۔ اس کی لاتعداد شاخیں دنیا میں قائم ہو چکی ہیں۔ اور اب تو شاید ہی دنیا کا کوئی اخبار ہو جس کو احمدی لکھنے والے اپنی جائز ضرورت کے مطابق استعمال نہ کر رہے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی خدمت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے لکھوکھہا ڈالرز صرف اس شعبہ میں خرچ ہوتے ہیں کہ ایسی غریب جماعتوں کی امداد کی جائے جن کو خواہش ہے کہ مسکینوں اور غریبوں کو کھانا کھلایا جائے اور ان کی امداد کی جائے مگر ان کو مالی طور پر اس کی توفیق نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے ہسپتالوں میں غریب اور نادار لوگوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے آپریشن بھی مفت کئے جاتے ہیں۔ میڈیکل کیمپ لگانے کا رواج بھی جماعت میں قائم ہے۔ بڑے قابل سرجن اپنی خدمات بغیر کسی معاوضہ کے جماعت کو پیش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ طبّی امداد اور مفت علاج کے سلسلے میں بورکینا فاسو کی جماعت احمدیہ نے ۱۸ میڈیکل کیمپس لگائے، ۸ ہزار مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنکھ کا عطیہ دینے میں انڈونیشیا سر فہرست ہے۔ اس کے علاوہ خون کا عطیہ بھی خدمت خلق اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ جرمنی کے خدام نے اس ضمن میں قابل ذکر خدمت انجام دی ہے۔ انہوں نے ۷ ہزار ۷ سو گھنٹے صرف کر کے مختلف شعبوں میں خدمت کی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ انگلستان اس معاملے میں دنیا بھر میں سبقت لے گئی ہے۔ یہ خدام مختلف میراتھان ریس کے مقابلے کرواتے ہیں اور وہ ساری رقم پھر خدمت خلق پر خرچ کرتے ہیں۔ امسال انہوں نے اس طرح سے ۲۵ ہزار پاؤنڈز کی رقم مہیا کی۔ مختلف ممالک کو امدادی سامان مہیا کرنے کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ سیرالیون کو ۳۵ ٹن امدادی سامان مہیا کیا گیا۔

گنی بساؤ کے گورنر کا اعلان حق : حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گنی بساؤ کے ایک ریجن غابو میں تین دیہات آگ لگنے سے مکمل طور پر تباہ ہو گئے ان کو فوری خدمت کی ضرورت تھی جو خدا کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ نے فراہم کی۔ اس موقع پر ایسے عناصر بھی آ گئے جو اس موقع کو جماعت احمدیہ کی مخالفت کے اظہار کے لئے استعمال کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ایسی اطلاعات جب گنی بساؤ کی خاتون گورنر عائشہ کمارا صاحبہ کو ملیں تو انہوں نے ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے صاف صاف کہا کہ اگر آپ نے مدد کرنی ہے تو کریں جماعت احمدیہ کے خلاف پراپیگنڈے کی ہرگز اجازت نہیں۔ جو فنڈز آپ کو ملتے ہیں اس کی نصف رقم تو آپ کی جیب میں چلی جاتی ہے اور پھر تم جو خدمت کرتے ہو وہ بھی جذبے سے عاری ہوتی ہے۔ انہوں نے انہیں کھل کر کہا کہ اگر تم نے خدمت کرنی ہے تو احمدی تم سے بہتر مسلمان ہیں ان سے طریق سیکھو۔

قیدیوں سے رابطے : حضور انور نے فرمایا کہ مختلف جیل خانوں میں جا جا کر احمدی ان کا حال دریافت کرتے ہیں۔ جیل کی انتظامیہ حیرت سے یہ دیکھتی ہے کہ ان قیدیوں کو تو ان کے اپنے رشتہ دار نہیں پوچھتے۔ تم کون ہو اور کس سیارے کی مخلوق ہو؟

نمائش بک سٹال : حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مختلف ممالک میں لگنے والی نمائشوں میں جماعت احمدیہ اپنا بک سٹال لگاتی ہے چنانچہ امسال مختلف ۱۴۰ نمائشوں میں بک سٹال لگائے گئے جہاں چار لاکھ سے زائد زائرین آ گئے۔ دو ہزار ۴۲۶ بک سٹال انکے علاوہ قائم کئے گئے جہاں ۱۶ لاکھ سے زائد زائرین آئے۔ ۲۹ بک فیئرز میں شرکت کی گئی جہاں ایک لاکھ سے زائد زائرین نے استفادہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ پریس از خود ان باتوں کا تفصیل سے ذکر کرتا رہا ہے۔

حضور انور کی کتاب : حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس جلسہ پر میری جو کتاب شائع ہوئی ہے اس کی اشاعت پر جماعت کے عہدیداروں نے ملکی پریس میں اس کی تشہیر کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ جس اللہ نے یہ کتاب مجھے لکھنے کی توفیق دی ہے وہ خود ہی اس کی تشہیر کے سامان بھی کرے گا۔ حضور نے فرمایا آج مسٹر ٹام کاکس کی تقریر آپ نے سن لی ہے۔ پارلیمنٹ کے اس ممبر میں اظہار حق کی کیسی جرأت

ہے۔ عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے کے باوجود انہوں نے کھل کر اس کتاب کی تائید کی۔ حضور نے فرمایا میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اتنی جلدی اس کتاب کے حق میں دلوں کو پھیر دے گا۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹر نیشنل : حضور انور نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی شاندار اور عظیم الشان کارکردگی کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ایم ٹی اے اب نئے سیٹلائٹ سسٹم کے دور میں داخل ہو گیا ہے۔ جو کمپنیاں اس میدان میں پہلے سے موجود تھیں وہ اعتراف کر رہی ہیں کہ جماعت احمدیہ نے جو خدمت اس میدان میں کی ہے وہ پہلے کسی نے نہیں کی۔ بہت سے جرائد جو سیٹلائٹ نظام کے متعلق لکھتے ہیں انہوں نے ایم ٹی اے کے بارے میں تعریفی ریمارکس دیئے ہیں۔ مثال کے طور پر برٹش سکائی نیوز نے ایم ٹی اے کو Digital Transmission کے نظام میں مثال کے طور پر پیش کیا ہے۔ حضور نے بتایا کہ جنوری ۱۹۹۸ء میں مرکزی سٹوڈیوز کو اس ڈیجیٹل نظام سے لیس کر کے فعال کر دیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ۲۶ر اپریل ۱۹۹۸ء سے نئے ٹرانس اٹلانٹک سیٹلائٹ کا اجراء ہوا ہے جو کہ پہلے سیٹلائٹ سے بہت بہتر ہے۔ پہلا سیٹلائٹ جس پر ہمارے پروگرام چل رہے تھے اب دن بدن خراب ہوتا جا رہا تھا اور ڈول رہا تھا۔ تاہم اس سے پانچ سال کا معاہدہ تھا اور ابھی اس سے الگ نہ ہو سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا تصرف ایسا ہوا کہ کمپنی نے وہ سیٹلائٹ بیچ دیا اور انتظامیہ نے معذرت کی کہ مزید باقی عرصہ ہم آپ کے پروگرام جاری نہیں رکھ سکیں گے۔ وہ بعینہ وہ وقت تھا جب اس نئے اعلیٰ درجہ کے سیٹلائٹ کا آغاز ہوا۔ اور انہوں نے از خود ہم سے رابطہ کیا کہ ہمارے پاس چینل موجود ہے اس پر آجاؤ۔ خدا کے فضل سے اب ہم اس نئے سیٹلائٹ سے غیر معمولی استفادہ کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ خدمت بھی رضاکارانہ طور پر انجام دی جا رہی ہے۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ جو لوگ اس کام کی تفاصیل جانتے ہیں وہی صحیح اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک ٹی وی سروس کو چوبیس گھنٹے چلانا کتنا مشکل کام ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے انگلستان کے ۱۰۰ رضاکار نوجوان بچے، لڑکے اور لڑکیاں اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ حضور نے ان سب کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

ایم ٹی اے سے استفادہ : حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایم ٹی اے احمدیت کو پھیلانے میں غیر معمولی خدمات بجا لا رہا ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے چند مثالی دلچسپ واقعات بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ امریکہ سے ایک احمدی خاتون نے لکھا کہ میری بھابی ایم ٹی اے کو دیکھ کر احمدی ہوئیں۔ کافی عرصہ گزرا اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک گہرے گندے نالے میں گر گئی ہے اور ایک آدمی آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے باہر نکالا۔ اس نے ایم ٹی اے پر میری تصویر دیکھی تو کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے مجھے گندے نالے سے کھینچ کر باہر نکالا تھا۔ چنانچہ اس نے فوراً بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ جماعت نے اپنے چھاپہ خانہ رقیم پریس میں بہت سی ایسی کتب شائع کی ہیں جو انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں کی تھیں۔ اور اپنے ممالک میں ان کا شائع ہونا ممکن نہ تھا یا اخراجات زیادہ اٹھتے تھے۔ مثلاً قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ۔ اب اسے بہت بہتر بنا کر دوبارہ یہاں سے شائع کیا گیا ہے۔ تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ، جلد سوم، حضور انور کی تازہ کتاب Revelation,Rationality,Knowledge & Truth. یہ کتب رقیم پریس کے رابطوں کے نتیجہ میں شائع ہوئی ہے۔ رقیم پریس خود شائع نہیں کر رہا۔ اس کے علاوہ Islam's Response to Contemporary Issues کا فرانسیسی اور روسی زبان میں ترجمہ، Absolute Justice .... کا چینی ترجمہ اور عیسائیت کے بارہ میں حضور کی کتاب Christianity - a journey from facts to fiction کا نارویجین اور سپینش زبان میں ترجمہ شائع ہوا جبکہ فرنچ ترجمہ زیر طبع ہے۔ حضور نے فرمایا غرضیکہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر دیگر دنیاوی علوم کی ترویج کا کام بھی کر رہی ہے۔

علم الابدان یعنی علم شفاء : حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ العلم علمان علم الادیان و علم الابدان کے ارشاد نبویؐ کے دوسرے حصہ پر بھی عمل پیرا ہونے کی توفیق پا رہی ہے۔ یعنی علم شفاء پر۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ اس نے بکثرت اسپتال اور چھوٹے شفاخانے قائم کئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بڑے اسپتالوں کے قیام کا آغاز نصرت جہاں سکیم سے ہوا۔ اب اس وقت خدا کے فضل و کرم سے ۳۱ ہسپتالوں میں ۳۵ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ ان میں پاکستان و ہندوستان کے اسپتال شامل نہیں ہیں۔

علم میں کوئی تعصب نہیں : حضور نے فرمایا کہ یہ طبی مراکز مروجہ ایلوپیتھک طریق علاج پر کام کرتے ہیں کیونکہ ان میں تشخیص اور دوا کی شناخت آسان ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ افریقہ میں ملیریا کثرت سے پھیلتا ہے۔ ہومیو پیتھک کے ذریعے دوا کا مؤثر استعمال آسان نہیں اور وہ محاورہ بھی صادق آسکتا ہے کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔ حضور نے فرمایا کسی طریق علاج کا تعصب نہیں ہے۔ اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ ہومیو پیتھی کا طریق علاج عمومی طور پر بہت بہتر ہے۔ مگر میں اس میں کسی تعصب سے کام نہیں لیتا۔ کونین اور اسکی نئی نئی شکلوں کا ملیریا میں بڑا فائدہ ہے۔ لہذا ان فوری اثر کرنے والی دواؤں کا ہمارے شفاخانوں میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہومیو علاج مشکل ضرور ہے لیکن میں لمبے عرصے سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ہومیو پیتھی پر مسلسل لیکچر دے رہا ہوں اور یہ ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ ابتداء میں لیکچر سننے والوں کو ہومیو پیتھی کی الف ب کا بھی پتہ نہ تھا لوگوں کے دکھ دور کرنے کے لئے میں نے بڑی سر دردی مول لی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت کرنے کے بعد اس میں کامیابی ہوئی۔

ہومیو پیتھی طریق علاج کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ اس کی خاص بات جو ایلو پیتھی میں ممکن نہیں ہے یہ ہے کہ نہایت کم خرچ طریق علاج ہے۔ جماعت احمدیہ ایسا طریق اختیار کر رہی ہے کہ بکثرت ایسی ڈسپنسریاں قائم کر دے جہاں کے لوگوں کو اپنے پلّے سے ایک پیسہ بھی خرچ کرنا نہ پڑے۔ ہم ان کو ہومیو پیتھی کا طریق علاج بھی سمجھاتے ہیں اور دوائیں بھی مہیا کرتے ہیں۔

مرکز میں ہومیو پیتھی کا شعبہ : حضور نے فرمایا سب سے پہلے اس کام کیلئے مرکز میں ایک مرکزی شعبہ ڈاکٹر حفیظ احمد بھٹی صاحب، ان کی بیگم چھیری بیگم صاحبہ اور انکے بچوں کے سپرد ہے۔ تقریباً دو سال سے وہ اس سلسلے میں عملاً وقف ہیں۔ اور مسلسل تمام دنیا کی دواؤں کی ضرورت پوری کر رہے ہیں۔ اور ان ادویات کو مختلف ممالک تک پہنچانے کے لئے ایک الگ شعبہ ان کی مدد کر رہا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم حتی الامکان ساری دنیا کو مفت علاج مہیا کر دیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ہو چکا ہے۔ اس کثرت سے شفاخانوں اور احمدی گھروں کو ادویات مہیا کر دی گئی ہیں کہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جب سے دنیا بنی ہے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ یہ بھی اللہ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ تمام دنیا کی طبی ضروریات مفت پوری کرنے کے لئے کوئی نظام کسی کے علم میں ہو تو بتائے۔

انڈونیشیا کا ذکر : حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا انڈونیشیا کا ذکر رہ گیا تھا۔ انڈونیشیا میں مکرم عبدالقیوم صاحب جو جماعت کے بہت ہی مخلص کارکن ہیں ان کی ذاتی کوشش سے یہ ممکن ہوا ہے کہ ہومیو پیتھی انڈونیشیا میں نافذ ہو سکی ہے۔ مکرم عبدالقیوم صاحب بہت قابل، اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص ہیں۔ انہوں نے ہومیو پیتھی ڈسپنسریوں کا طریق معلوم کیا، اسے سمجھا اور پھر کہا کہ مجھے اجازت دیں کہ میں اسے انڈونیشیا میں پھیلاؤں۔ چنانچہ ان کا خاندان اور لجنہ اس کام میں مصروف ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انڈونیشیا میں ۹۳ ہومیو ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ انڈونیشیا میں بہت تیزی سے لوگوں کا اس طرف رجحان ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا میں تو اس وقت راضی ہوں گا جب ہر احمدی گھر شفاخانہ بن جائے تاکہ احمدیت کا فیض دنیا میں پھیلتا چلا جائے۔ اگرچہ ایم ٹی اے کے ذریعہ بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے مگر ہومیو پیتھی کے بارے میں کتاب کی اشاعت بھی ضروری تھی۔ پہلے جو کتاب شائع ہوئی اگرچہ اس سے بھی لوگوں نے استفادہ کیا مگر اس میں بہت خرابیاں تھیں۔ ایک بہت مخلص مخیّر دوست نے اس کا سارا خرچہ ادا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ نہ ان کا نام لیا جائے نہ انکے والدین کا۔ پھر سوال یہ ہے کہ اس کو بیچا کیوں جا رہا ہے؟ یہ اسلئے کہ اس سے جو رقم حاصل ہو گی اس سے ہم جو مفت ادویہ فراہم کر رہے ہیں اس کا خرچہ نکال لیں گے۔ ۹۰۰ صفحہ کی کتاب کی قیمت صرف ۵ پاؤنڈ رکھی گئی ہے۔ اس طرح سے ان صاحب کی خواہش دوہرے رنگ میں پوری ہو جائے گی کہ نہ صرف کتاب مہیا ہو گی بلکہ دوائیں بھی مہیا ہو جائیں گی۔

مدارس : حضور نے فرمایا کہ جماعت کے مدارس دو قسم کے ہیں۔ ایک خالصتاً دینی تعلیم دینے والے اور دوسرے دنیوی تعلیم دینے والے۔ خالص دینی تعلیم دینے والے مدارس میں جماعتیں بڑے جوش و خروش سے حصہ لے رہی ہیں اور نئے آنے والوں کی دینی ضروریات پوری کر رہی ہیں۔

ہومیو پیتھی پر یقین کی مثالیں : حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہومیو پیتھی پر یقین قائم کرنے کے لئے چند نمونے کے واقعات پیش کرتا ہوں۔ ہمارے مربیان نے بتایا ہے کہ اسکے نتیجے میں جماعتی تعارف بڑھتا ہے اور جماعتی لٹریچر کی مانگ بھی بڑھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا مکرم حمید احمد ظفر صاحب سورینام سے لکھتے ہیں کہ ایک احمدی بہن کے رحم میں کینسر تھا۔ اس کے علاج کے طور پر رحم نکال دیا گیا۔ ایک سال کے بعد ان کے پھیپھڑوں میں کینسر پیدا ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا۔ مجھے لکھا گیا تو میں نے نسخہ بھیجا۔ خدا کے فضل کے ساتھ کینسر کے تمام آثار دور ہو گئے۔ کوئی نشان بھی باقی نہیں رہا۔

ایک عورت کے رحم میں بڑی سی رسولی تھی۔ اس کا آپریشن تجویز ہوا۔ اس کو میرا نسخہ استعمال کروایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بغیر آپریشن کے رسولی دور ہو گئی۔ اور دو ہفتے کے بعد رسولی کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

ایک شخص کو ۱۸ سال سے شدید دمہ تھا۔ اس کو میرا نسخہ استعمال کروایا گیا۔ خدا کے فضل سے دمہ کلیۃً رفع ہو گیا۔ ایک شخص کو کئی سال سے کمر میں درد تھا۔ اسکو میری تجویز کردہ ہومیو دوائی دی گئی تو بیس سالہ دمہ کلیۃً رفع ہو گیا۔

حضور انور نے گھانا کی بعض مثالیں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ڈاکٹر ظفر اللہ صاحب نے بتایا ہے کہ ایک احمدی دوست کو خونی بواسیر تھی۔ تین آپریشن ہو چکے تھے۔ اسے میرا نسخہ دیا گیا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل شفا ہو گئی۔ ایک پچاس سالہ شخص کو لوگ اٹھا کر لائے۔ وہ درد سے کراہ رہا تھا اس کو بھی میرا مجوزہ نسخہ دیا گیا۔ خدا کے فضل سے چند منٹ میں درد کا نام و نشان باقی نہ رہا۔ خدا کے فضل سے خود چل کر واپس گیا۔ ایک عورت جس کی نکسیر بند نہیں ہوتی تھی۔ لوگوں نے اس کا نام جادوگرنی رکھ دیا۔ اس کو میلی فولیم اور فاسفورس استعمال کروائی گئی۔ چند دنوں میں آرام آگیا۔ حضور نے فرمایا چوہدری شبیر احمد صاحب کو یہ تکلیف تھی ان کو بھی آرام آگیا۔ محترم چوہدری صاحب اس وقت سٹیج پر موجود تھے۔ حضور کے دریافت کرنے پر انہوں نے حضور ایدہ اللہ کی تائید کی۔ یرقان کی ایک لاعلاج قرار دی گئی مریضہ آئی جسکی حالت مُردوں کی سی تھی گویا مردہ لایا گیا۔ اسکا ہومیو پیتھی علاج کروایا گیا تو گویا زندہ ہو کر واپس گئی۔

حضور نے فرمایا شادی کے بعد اولاد نہ ہونے، نرینہ اولاد نہ ہونے، جوڑوں کے درد وغیرہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے شفایابی حاصل ہو گئی۔ حضور نے فرمایا یہ مثالیں میں آپکے ازدیاد علم اور یقین کی خاطر بیان کر رہا ہوں۔ آپ کا اس بارہ میں علم بڑھے گا تو آپ پوری تسلی سے ہومیو پیتھی علاج کی طرف متوجہ ہونگے۔ (باقی آئندہ شمارہ میں)

مشروب گرما

موسم گرما کے بیشتر عوارض کا علاج

(ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔ احمدنگر)

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ سب سے بہتر علاج وہ ہے جو غذا کے ذریعہ کیا جائے۔ غذا کا گہرا اثر نہ صرف جسم پر بلکہ روح پر بھی پڑتا ہے۔ مناسب غذاؤں سے جسم کی صحیح پرورش و مضبوطی وابستہ ہے۔ امراض کے حملہ کے مقابلہ کے لئے جسم قوی تر ہو جاتا ہے۔ مناسب غذائیں نہ صرف امراض سے تحفظ فراہم کرتی ہیں بلکہ امراض کے حملہ کی صورت میں ان کی بدولت بہترین علاج بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

آج ہم موسم گرما کے بیشتر عوارض سے تحفظ و علاج کے لئے ایک مفید و خوش ذائقہ مشروب کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ مشروب املی و آلو بخارا کا آب زُلال (نتھرا ہوا پانی) ہے۔ جو ذائقہ میں ترش اور مزاج و تاثیر کے لحاظ سے سرد ہے۔

اشیاء:

املی بیس تا پچاس گرام۔ آلو بخارا پندرہ تا تیس دانے۔

ترکیب و طریقہ استعمال:

رات کو یا ۴، ۵ گھنٹے پہلے پانی میں بھگو دیں۔ اور آب زلال حسب پسند چینی یا نمک یا دونوں ڈال کر اور برف سے ٹھنڈا کر کے پئیں۔ یہ کہ پانی کتنا ہونا چاہئے ہر شخص کی پسند و مرضی پر منحصر ہے۔ جو جس قدر ترشی پسند کرتا ہے اس کے مطابق پانی کی مقدار کم و بیش کر سکتا ہے۔ املی کو تنہا یا دونوں کو اکٹھا بھگو دیتے ہیں۔ اکٹھا بھگونے کی صورت میں مقدار میں نصف یا اس سے کم کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کو بھگونے کے بعد زیادہ ملنا ذائقہ کو خراب کر دیتا ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ املی کے برخلاف آلو بخارا باوجود ترش ہونے کے کھانسی کے لئے مضر نہیں ہے۔

فوائد:

موسم گرما میں اور بالخصوص گرم مزاجوں کے لئے حد درجہ نافع ہے۔ گرمی کی علامات کے ازالہ کے لئے مثلاً سر کی چوٹی ہاتھ پاؤں اور جسم کی جلن، منہ کا ذائقہ تلخ ہونا، بھوک نہ لگنا، معدے میں گرانی و جلن و سوزش، گھبراہٹ، بے چینی، پیاس کی شدت، منہ کی خشکی، پیشاب کی رنگت کا زرد ہونا اور جل کر آنا، انتڑیوں کی خشکی، جسم کی رنگت کی زردی، دوران سر بوجہ گرمی و خفقان (دل کا تیز دھڑکنا) نزلہ و زکام، سر درد، کھانسی اور بخار وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

قدرے تفصیل یہ ہے کہ خون کے جوش کو بٹھاتا ہے۔ خصوصاً جلدی امراض کے مادہ فاسد کو خارج کرتا ہے۔ موسم گرما میں لو لگنا و گرمی کے بخاروں نئے و پرانے سب میں مفید ہے۔ وبائی امراض کے زہروں کا ازالہ کرتا ہے۔ طبیعت کو فرحت و تازگی بخشتا ہے۔ مقوی قلب و معدہ و ہاضم ہے، پیاس کو بجھاتا ہے۔ متلی دور کرتا ہے، ہیضہ میں مفید ہے اور کثرت اسہال کے نتیجے میں لاحق ہونے والی پانی کی کمی کو دور کرتا ہے۔ غلیظ مادوں کو قابل اخراج بنا کر انتڑیوں اور گردوں کی راہ سے خارج کرتا ہے۔ خفقان (دل کی تیز دھڑکن) میں تخم ریحان چھڑک کر استعمال کرنے سے بہت فائدہ کرتا ہے۔ دائمی قبض میں اسبغول سالم یا چھلکا اسبغول چھڑک کر پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جمے ہوئے بلغمی و دیگر مادوں کو قابل اخراج بنا کر خارج کرتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کی پیاس بجھاتا ہے۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ ساتھ چینی کا استعمال نہ کیا جائے۔ اسی طرح ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے مفید ہے مگر نمک سے پرہیز لازم ہے۔ گرمی کے سبب سے ہونے والے جریانِ خون کو روکتا ہے۔ طبیعت کا چڑچڑاپن اور غصہ کی زیادتی کو دور کرتا ہے

غیر مفید اثرات:

سرد مزاجوں کو نقصان دیتا ہے۔ بالخصوص ریاحی و بلغمی مزاجوں اور بوڑھے لوگوں کے لئے مضر ہے۔ جوڑوں میں درد پیدا کر سکتا ہے۔ زیادہ ترشی کے سبب گلے میں خراش پیدا کر سکتا ہے۔ سرد مزاج لوگ آب زلال کو بلحاظ موسم بغیر برف یا پھر نیم گرم کر کے پی سکتے ہیں۔ اس کے استعمال کا بہترین زمانہ گرما کا وہ موسم ہے جب گرم و خشک لوئیں چلتی ہیں۔ برسات کے موسم میں اس کا کثرتِ استعمال مرطوب مزاج لوگوں کے لئے مضر ہو سکتا ہے تاہم صفراوی اور گرم مزاج اپنی طبیعت کے مطابق کسی بھی موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

نے فرمایا کہ کسی بھائی کو ٹکٹکی باندھ کر نہیں دیکھنا چاہئے یعنی بعض لوگ تجسس کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پھر ان کی نظریں اپنے بھائی کا پیچھا کرتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ صحابہ کے اپنے اپنے رنگ تھے۔ اس سلسلے میں حضور نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت پیش فرمائی جس میں انہوں نے بیان کیا کہ میں اسلام لانے سے قبل دشمنی اور بغض کی وجہ سے اور پھر اسلام لانے کے بعد آنحضور ﷺ کی محبت اور رعب کی وجہ سے آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا اور آج اگر کوئی مجھ سے حضورؐ کے حلیہ سے متعلق سوال کرے تو میں تفصیلات نہیں بتا سکتا۔

آنحضور ﷺ کی مجلس میں ادب اختیار کرنے سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ نے بعض صحابہ رسولؐ کی مثالیں دے کر اس مضمون کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے اعتدال کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا کہ مختلف صحابہ اپنے اپنے رنگ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور سوال بھی کرتے تھے جسے حضورؐ ناپسند نہیں فرماتے تھے اور ان سوال کرنے والوں میں بدوی لوگوں کے علاوہ بعض قریبی صحابہ بھی سوال کیا کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ یہی رنگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں بھی ملتا ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثالوں سے حضور نے واضح فرمایا کہ دونوں اخلاص کے پتلے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں حضرت مولانا نورالدینؓ بالکل آخر میں یعنی جوتیوں میں انتہائی خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر امام آخرالزماں کے ارشادات سنتے تھے۔ اس کے برعکس حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بیٹھتے تھے اور اکثر سوال کرتے رہتے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ ایسے خدا کے پیارے تو صدیوں بعد ہوتے ہیں اس لئے اس بابرکت صحبت سے جس قدر استفادہ کیا جائے بہتر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ دونوں محبت اور اخلاص کے پتلے تھے، دونوں میں تکلف نہیں تھا۔ پس یہ بات یاد رکھیں کہ اگر تکلف سے ادب کریں گے تو وہ ادب نہیں ہوگا کیونکہ وہ بناوٹ ہوگی لیکن اگر طبعاً ادب کریں گے تو اس میں بناوٹ نہیں ہوگی۔ پھر حضور انور نے حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کی ایک روایت تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۶۳۶ کے حوالہ سے بیان فرمائی جس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں ادب اختیار کرنے کا ذکر ہے اور اس کی وضاحت اور تصدیق خود حضرت مصلح موعودؓ کی ایک روایت سے بھی حضور نے بیان فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ جرمنی کی مناسبت سے ایثار کے مضمون کو بیان فرمایا اور قرآن کریم کی بعض آیات کی روشنی میں احباب جماعت جرمنی کو نصائح فرمائیں اور جماعت جرمنی کی اس پہلو میں ترقی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلے تو میں خوشخبری دیتا ہوں کہ میں نے جماعت جرمنی میں اس پہلو سے بہت ایثار پایا ہے۔ اپنے وقت کو قربان کرنا ایثار ہے، اپنے مال کو قربان کرنا ایثار ہے، اپنی سہولتوں کو قربان کرنا ایثار ہے۔ ایک تنہا آپ دنیا میں وہ جماعت ہیں جہاں بیس ہزار سے زائد افراد (مرد، عورتیں اور بچے) اس طرح ایثار کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ اگر بچوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو تیس ہزار افراد ایسے ہیں جن کو خدا ایثار کی توفیق بخشتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا کہ سچا ایثار جو آپ کو خدا کے قریب کر سکتا ہے وہ طبیعت کا مٹی ہونا ہے۔ یہ انکساری اس دنیا میں بھی کام آئے گی اور اُس دنیا میں بھی کام آئے گی۔ یہی انکساری ہے جس کے نتیجے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وجود کو خلعت بخشی گئی۔ پس آپ کو بھی اپنی اپنی صلاحیتوں کے دائرے میں جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ سب سے اچھا تجزیہ انسان اپنا خود کر سکتا ہے۔

اس ضمن میں حضور نے آیات قرآنیہ "یحبون من ھاجر الیھم .... ولو کان بھم خصاصۃ" کی بھی تشریح فرمائی اور فرمایا کہ تنگی کے حالات میں آپ کی مہمان نوازی آزمائی جاتی ہے۔ اس وقت کی مہمان نوازی انکسار سے حاصل ہو سکتی ہے۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔ حضور نے فرمایا کہ ایثار تو بندے کو تب زیب دیتا ہے جب وہ خدا سے قریب کر رہا ہو۔ حضور نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پس ایثار لازم ہے اور ایثار کے بغیر آپ کو مزید ترقیات نصیب نہیں ہو سکتیں۔ اس ایثار کو اپنی سرشت کا ایک لازمی حصہ بنا لیں۔ یہ ایثار ہی ہے جو آپ کے رستے صاف کرے گا اور غیر قوموں کے دلوں میں گھر کرنے میں آپ کا مددگار ہوگا۔

حضور نے جماعت جرمنی کے ایثار پر خوشنودی کے اظہار کے ساتھ فرمایا کہ کبھی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری جب میں نے آپ کو، جماعت جرمنی کو یاد نہیں رکھا۔ ان تسکین بخش کلمات کے بعد حضور نے احباب جماعت جرمنی کو ایک بار پھر تاکید فرمائی کہ اس ایثار سے چمٹے رہیں، اسے اپنی فطرت ثانیہ بنا لیں۔ دعاؤں کے ساتھ حضور انور نے اس خطبہ کا اختتام فرمایا۔

(خلاصہ مرتبہ: صادق محمد طاہر۔ جرمنی)

واقفینِ نو کی بچپن ہی سے اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

عرب دوستوں کو پیش کرنے کے لئے ایک بہترین تحفہ

تفسیر کبیر (عربی) (جلد اول، دوم اور سوم)

قرآنی علوم و معارف پر مشتمل سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تفسیر جو تفسیر کبیر کے نام سے معروف ہے اور دس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کی پہلی دو جلدوں کا عربی ترجمہ پہلے سے طبع شدہ ہے اور اب تیسری جلد بھی طبع ہو چکی ہے۔ پہلی دو جلدوں میں سورۃ البقرہ کی مکمل تفسیر ہے جبکہ تیسری جلد سورۃ یونس تا سورۃ ابراہیم کی تفاسیر پر مشتمل ہے۔ عربوں میں تبلیغ کے لئے نہایت اعلیٰ تحفہ ہے۔ ان کے حصول کے لئے اپنے ملک کے مرکزی مشن سے رابطہ کریں۔ جملہ ممالک کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ تفسیر کبیر جلد اول، دوم اور سوم کے لئے اپنے آرڈرز ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کو بھجوائیں۔

خطبہ جمعہ

ریاکاری سے اور بخل سے بچیں گے تو نہ صرف اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگی میں کامیاب فرمائے گا بلکہ آپ اپنی نسلوں کی زندگی میں بھی مسلسل ان نیکیوں کو جاری دیکھیں گے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۷ر جولائی ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۷ر وفا ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَلذِيْنَ يَبْخَلُونَ وَيَاْمُرُوْنَ الناسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه. وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَاباً مُهِيْناً. وَالذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ الناسِ وَلاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلاَبِالْيَوْمِ الاٰخِرِ. وَمَنْ يكُنِ الشيْطٰنُ لَه' قَرِيْناً فَسَآءَ قَرِيْناً . وَمَا ذَا عَلَيْهِمْ لَو اٰمَنُوْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِما رَزَقَهُمُ اللّٰهُ . وكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْماً﴾- (سورة النِسَاء آیت ۳۸ تا ۴۰)

ان آیات کی تلاوت کا مقصد یہ ہے کہ اس سے پہلے جو میں نے مالی قربانی کے تعلق میں خطبات دیئے تھے ان میں جن گروہوں کا ذکر تھا اس آیت میں ان کے علاوہ ایک گروہ کا ذکر ہے لہذا اس آیت سے مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ خدا کی راہ میں مالی قربانی سے ڈرنے والوں کی جتنی قسمیں پہلی آیات میں بیان ہوئی تھیں یہ قسمیں ان کے علاوہ ہیں اور میرے نزدیک خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والوں کا مضمون ان ساری آیات کے دائرے کے اندر رہتا ہے۔ پس میں نے سوچا کہ اب ان دو آیات کے اندر جو مضامین بیان ہوئے ہیں وہ بھی احباب کے سامنے کھول کر بیان کر دوں۔

اَلذِيْنَ يَبْخَلُونَ وَيَاْمُرُوْنَ الناسَ بِالْبُخْلِ ایک قسم یہ ہے کہ وہ لوگ بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه اور چھپاتے ہیں اس کو جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَاباً مُهِيْناً اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اب یہ لوگ بظاہر مومن ہیں ورنہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، نہ اس کی تعلیم دیتے کہ کچھ کم خرچ کیا کرو مگر اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ کافروں کا سا ہے۔ فی الحقیقت خدا کی نظر میں یہ کافر ہیں اور ایسے کافر ہیں جن کے لئے رُسوا کُن عذاب مقدر کیا گیا ہے۔

یہ کون لوگ ہیں، کیوں ایسا کرتے ہیں؟ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ شخص جو خسیس ہو، دل کا کنجوس ہو، اس میں بعض دفعہ اپنے نفس پر تنگی کا رجحان بھی غالب ہوتا ہے۔ یعنی خسیس ہر قسم کے ہیں کچھ ایسے بھی ہیں جو دکھاوے کے لئے بہت خرچ کرتے ہیں ان کا بعد میں ذکر آئے گا۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو بڑے بڑے محلات میں رہتے ہیں اور اس بات سے نہیں ڈرتے کہ لوگ سمجھیں گے کہ وہ امیر ہیں مگر کچھ خسیس ایسے ہیں جو اپنے حالات پر اپنی طرف سے تنگی وارد کرتے ہیں۔ وہ اتنے کنجوس ہوتے ہیں کہ اپنے اوپر بھی خرچ نہیں کر سکتے۔ اور جب دیکھتے ہیں کہ اور بھی لوگ ہیں جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہیں اور ان کی بظاہر مالی حالت ان جیسی ہی ہوتی ہے تو ڈرتے ہیں کہ ان کی یہ کمزوری ننگی نہ ہو جائے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی ان جیسا ہی رویہ اختیار کریں۔

پس یہ وہ لوگ ہیں جو بخل کرتے بھی ہیں اور بخل کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ لوگوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو تم کیا اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہو۔ تم کھلے ہاتھوں سے خرچ کرتے ہو، تمہارا روپیہ کم ہو جائے گا اور سب لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ تمہارے پاس پیسہ ہے پھر بھکاری اور فقیر لوگ تمہاری طرف دوڑے چلے آئیں گے تو عقل سے کام لو اور اپنے گھریلو حالات میں تنگی اختیار کرو۔ اس غرض سے یہ ان کو حکم دیتے ہیں وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه اور اس مال کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا ہے۔ اگر یہ بخل نہ کریں تو یہ مال سب کو نظر آنے لگ جائے گا تو رہتے غریبوں کی طرح ہیں اور اپنے اموال کو بہت چھپا کے رکھتے ہیں حالانکہ اللہ نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا تھا۔ جو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہو اس سے یہ ناشکری کا سلوک بہت ہی ناپسندیدہ ہے بلکہ اس قدر ناپسندیدہ ہے کہ فرمایا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَاباً مُهِيْناً ہم نے کافروں کے لئے بہت رُسوا کُن عذاب تیار کر لیا ہے۔

ان کے برعکس ایک شکل ایسی بھی ہے جو ہوتے تو بخیل ہیں مگر ریاکاری کی خاطر خرچ کرنے میں بہت بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ مرض جو ہے کہ بیاہ شادیوں کے موقع پر ہمارے پنجاب میں خاص طور پر دکھائی دیتا ہے۔ وہ پیسہ ڈالتے ہیں بلا کر، آوازیں دے کر کہ فلاں صاحب نے اتنا پیسہ ادا کر دیا ہے اس پر ایک بولی بولنے والا کہتا ہے فلاں صاحب نے اتنا پیسہ ادا کر دیا ہے۔ یہ ذلیل حرکت ہے۔ اگر تم نے کسی بچی کی خدمت کرنی ہے، کسی بھائی کو کچھ روپیہ دینا ہے تو مخفی ہاتھ سے دینے کی کوشش کرو، کیوں اس کو دنیا میں ذلیل کرتے ہو۔ لیکن یہ رواج چلا آ رہا ہے اور زمیندار اس پر فخر کرتے ہیں اور پھر لکھنے والے پورا حساب کتاب لکھ کے رکھتے ہیں کہ فلاں نے فلاں وقت فلاں بچی کو یہ دیا تھا اور یہ سنا کر دیا تھا۔ اگلی دفعہ جب یہ موقع آئے اور سنا کر دینے کا وقت آئے تو ہماری بولی اس سے بڑھ کر ہو، اس سے کم نہ ہو۔ غرضیکہ یہ سلسلے ریاکاری کے دنیا میں بھی چلتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کی خاطر خرچ کرنے کا موقع آئے تو باوجود اس کے کہ بخیل ہوتے ہیں وہ دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں، بہت بڑھا چڑھا کر بولی بھی دیتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو بولی تو دیدیتے ہیں لیکن پھر اسے پورا نہیں کرتے۔

پس ریاکاری کے دو حصے ہیں- ایک وہ جو وعدوں کے وقت ریاکاری سے کام لیتے ہیں اور جب بھی کسی مجلس میں تحریک کی جائے وہ کہہ دیں گے میری طرف سے اتنی بڑی رقم لکھ لو۔ ایسے افراد کا میں نے ایک دفعہ تفصیلی جائزہ لیا کیونکہ مجھے شک تھا کہ ریاکار پھر جب ادائیگی کا وقت آتا ہے تو چونکہ مخفی ہاتھ سے ادائیگی ہوتی ہے وہ ادائیگی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اکثر لوگ جن میں میں نے ریاکاری کی علامتیں پائی تھیں وہ ادائیگی کے وقت بالکل غائب تھے۔ بہت بڑی بڑی رقمیں انہوں نے خدا کی راہ میں لکھوائی ہوئی تھیں اور جب ادائیگی کا وقت آیا تو صفر تھی۔ چنانچہ میں نے ان کے متعلق ہدایت جاری کر دی کہ ان سے کبھی بھی کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے کیونکہ جو بظاہر خدا کی خاطر دیتے ہیں ان کی بولی ریاکاری ہے اور وعدہ لکھواتے وقت جانتے ہیں کہ ان کو ہرگز توفیق نہیں ملے گی کہ یہ رقم ادا کر سکیں تو یہ دھوکے باز ہیں ان سے ہرگز آئندہ کوئی چندہ بھی وصول نہ کیا جائے۔ اس فیصلے کے بعد جب ان لوگوں کے چندے پر میں نے نظر دوڑائی تو پتہ لگا کہ وصول نہ کیا جائے کے حکم کی ضرورت ہی نہیں تھی، چندہ دیتے ہی نہیں یہ خانہ ہی صفر ہے ان کا۔

تو عجیب و غریب لوگ ہیں دنیا میں جن کو قرآن کریم کی آیات نے گھیرے میں لے رکھا ہے۔

کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو چندوں کے تعلق میں ہمیں دکھائی دیتا ہو یا نہ دکھائی دیتا ہو مگر قرآنی آیات نے اس مضمون کو اپنے اندر شامل نہ فرما لیا ہو۔ پس ریاکار بھی

ہیں وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ رِئَآءَ النَّاس وہ لوگ جو اپنے اموال لوگوں کو دکھانے کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وہ اللہ پر یا یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔ اِن کے متعلق بھی بہت سخت نتیجہ نکالا گیا ہے۔ جس طرح پہلے فرمایا تھا وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَاباً مُّھِیْناً. ان کے متعلق فرمایا وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ لَہٗ قَرِیْناً فَسَآءَ قَرِیْناً جن کا شیطان ساتھی بن جائے اس سے برا ساتھی کوئی نہیں ہو سکتا، تو جن کا اٹھتے بیٹھتے شیطان ساتھی ہو ان کے اعمال کا کیا حال ہوگا۔ کھوکھلے اور بے معنی، ان کی کوئی بھی حقیقت خدا کی نظر میں نہیں ہے۔

یہ دو باتیں بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا ذَا عَلَیْھِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ . وَکَانَ اللّٰہُ بِھِمْ عَلِیْماً. انہیں کیا ہو گیا ہے، ان پر کیا بپتا پڑی ہے وَمَا ذَا عَلَیْھِمْ کہ وہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اگر وہ وہ اللہ پر ایمان لے آتے اور آخرت پر ایمان لے آتے تو ان کو کیا نقصان پہنچنا تھا اور اسی طرح وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ . اگر وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے اس میں سے جو اللہ نے ان کو خود عطا فرمایا ہے۔ وہ چاہے ریاء کریں چاہیں چھپائیں وَکَانَ اللّٰہُ بِھِمْ عَلِیْماً یہ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ ان سے خوب واقف ہے، ان کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ پس ان آیات کریمہ کے ساتھ یہ مضمون جو انفاق فی سبیل اللہ کا میں بیان کرتا چلا آیا ہوں میرے نزدیک مکمل ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث نبویہ اور چند اقتباسات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ میں درج ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اَلشُّحّ یعنی بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا۔ تو بخل سے بچنا جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی ضروری ہے کیونکہ ہم نے دنیا میں زندہ رہنا ہے، خدا کے پیغام کو اگلی نسلوں میں جاری کرنا ہے۔ اور صرف اس بیماری یعنی بخل کا رہو گئے تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ فرمان ہم پر ضرور صادق آئے گا کہ پہلی قوموں کی طرح ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ تفسیر یہاں بیان نہیں فرمائی مگر دوسری بہت سی احادیث میں، بخل سے کیوں قومیں ہلاک ہوا کرتی ہیں، یہ تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ مگر میں نے یہ مختصر حدیث جو جامع مانع ہے یہ آج کے خطبے کے لئے چنی ہے۔

ایک اور حدیث جو مسند احمد سے ہی لی گئی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینے تک لوہے کی قمیص پہنی ہے۔ یہ بہت ہی لطیف مثال ہے اور اس کو پڑھ کر آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حکمت اور فراست پر، آپ پر بڑھ بڑھ کر درود بھیجنے کو دل چاہتا ہے۔ کتنی عظیم الشان مثالیں دے کر دونوں کا مقابلہ فرمایا گیا ہے۔ بظاہر ایک ہی کی سی مثال ہے شروع ایک بات سے ہوتی ہے وہ یہ کہ بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینے تک لوہے کی قمیص پہنی ہوئی ہو۔ بعض دفعہ زرہیں پہنی جاتی ہیں ان سے سینہ جکڑا جاتا ہے اور اس مضمون میں یہی بیان ہے کہ ایسی لوہے کی قمیصیں پہنی ہوئی ہیں جن میں سینے جکڑے جاتے ہیں۔ سخی نے بھی پہنی ہوئی ہے، بخیل نے بھی پہنی ہوئی ہے مگر آگے جا کے ایک فرق پڑ جاتا ہے۔ سخی جب کچھ خرچ کرتا ہے تو اس کی آہنی قمیص کا حلقہ کھل جاتا ہے۔ جب سخی خرچ کرتا ہے تو حلقہ تھوڑا سا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور یہ اتنی گہری نفسیاتی حکمت ہے کہ اس پہ جتنا غور کریں اتنا ہی دل رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں، ثناء میں ڈوب جاتا ہے۔ ہر دفعہ جب ایک شخص ایسے خرچ کی توفیق پاتا ہے جس سے پہلے اس کو کچھ تنگی محسوس ہو رہی ہو تو لازماً اس کے بعد اسی مضمون میں مزید خرچ کرنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ دنیا میں بھی یہی حال ہم دیکھتے ہیں اور دین میں بھی بالکل یہی حال ہے۔

پس رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بظاہر دونوں نے قمیصیں پہنی ہوئی ہیں جنہوں نے سینوں کو جکڑ رکھا ہے مگر ہر شخص جو کچھ خرچ کرتا ہے اس کے حلقے ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ قمیص کھل جاتی ہے کوئی بھی پھر تنگی نہیں رہتی۔ دنیا کی قربانیاں ہوں یا دین کی قربانیاں ہوں دونوں میں وہ خرچ کرتا ہے۔ اور اس خرچ سے لذت پاتا ہے، شرح صدر نصیب ہو جاتا ہے اور آخر کار وہ اس کی جکڑ سے آزاد ہو جاتا ہے لیکن بخیل کو وہ قمیص جکڑتی چلی جاتی ہے اور اس طرح اس کی گرفت بڑھتی جاتی ہے۔ تمام بخیلوں کا یہی حال ہے۔ جتنا بخل میں آگے بڑھتے ہیں اتنا بخل ان کے سینوں کو تنگ کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس حال میں مرتے ہیں کہ جو کچھ بخل کر کر کے اکٹھا کیا سارا دنیا میں پیچھے کے لئے چھوڑ جاتے ہیں اور حساب لینے والے فرشتوں کے سوا اور کچھ نہیں پاتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "خدا ایسے لوگوں کو نہیں چاہتا جو بخیل ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے مال کو چھپاتے ہیں"۔ یکتمون والی بات وہی ہے جو مسیح موعود علیہ السلام یہاں بیان فرما رہے ہیں۔ "یعنی محتاجوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے"۔ پھر فرمایا ریاکاروں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریاء سے بچے اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریاکاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے لیکن جب ریاء کا موقع ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اس مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے اس مرض سے بچنے کی دعا کرتے رہو"۔

اپنے ایک صحابی کا ذکر خیر فرماتے ہیں اور آپ ہی کے الفاظ میں میں یہ بیان کرتا ہوں۔ "حِبّی فی اللہ سید عبدالہادی صاحب اوورسیئر۔ یہ سید صاحب انکسار اور ایمان اور حسن ظن اور ایثار اور سخاوت کی صفت میں حصہ وافر رکھتے ہیں۔ وفا اور متانت شعار ہیں ابتلاء کے وقت استقامت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ وعدہ اور عہد میں پختہ ہیں۔ حیاء کی قابل تعریف صفت ان پر غالب ہے"۔ پس وہ لوگ جو ریاء سے کام نہیں لیتے ان میں حیاء ضرور ہوتی ہے اور یہ اللہ کا احسان ہے اگر کسی شخص میں حیاء پائی جائے تو وہ اپنی نیکی سے حیاء کرتا ہے اور جس میں حیاء نہ ہو وہ بدی سے بھی حیاء نہیں کرتا یا بدی کو چھپانے میں بعض دفعہ حیاء سے کام لیتا ہے تو صفت ایک ہی ہے لیکن دو طرح سے اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ فرمایا: "حیاء کی قابل تعریف صفت ان پر غالب ہے"۔ قابل تعریف پر جو زور ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ حیاء کی بعض دفعہ قابل مذمت صفت بھی ہوا کرتی ہے۔ "اس عاجز کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہونے سے پہلے بھی وہی ادب ملحوظ رکھتے تھے جو اب ہے۔ اللہ جلّ شانہ کا ان پر یہ خاص احسان ہے کہ وہ نیک کاموں کے کرنے کے لئے منجانب اللہ توفیق پاتے ہیں۔ ان کی طبیعت فقر کے مناسب حال ہے انہوں نے اس سلسلہ کے لئے دو روپیہ ماہواری چندہ مقرر کیا ہے"۔ اب دو روپے اس زمانے میں بہت بڑی رقم ہوا کرتی تھی لیکن وہ دو روپے جو ماہواری چندہ مقرر کیا تھا وہ تو حساب میں آ جاتا ہے لوگ دیکھتے بھی تھے حیاء کی صفت ان کی کیا تھی یہ اس کے آگے بیان ہے۔

"مگر اس چندہ پر کچھ موقوف نہیں وہ بڑی سرگرمی سے خدمت کرتے ہیں اور ان کی مالی خدمات کی اچھی تصریح مناسب نہیں"۔ کیونکہ وہ مالی خدمات جو دو روپے ظاہر کے علاوہ چھپ کر کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ وہ چھپانا چاہتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے غلاموں کے دل کے حال پر بڑی باریک نظر رکھا کرتے تھے۔ فرمایا: "تصریح اس جگہ مناسب نہیں کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کی مالی خدمات کے اظہار سے ان کو رنج ہوگا"۔ ایسے بھی ہیں جن کو دکھ ہوتا ہے اس بات سے کہ ان کی مالی خدمات کا شہرہ کیا جائے۔ "وجہ یہ ہے کہ اس سے بہت پرہیز کرتے ہیں کہ ان کے اعمال میں کوئی شعبہ ریاء کا دخل کرے اور ان کو یہ وہم ہے کہ اجر کسی عمل کا اس کے اظہار سے ضائع ہو جاتا ہے"۔ یعنی یہ بات ان کی فی الحقیقت درست نہیں کیونکہ بعض اوقات اظہار کرنے سے قومی فائدہ پیش نظر ہوتا ہے اور اظہار کے نتیجے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ سچے دل والوں کو ہی، ریاکاروں کی بات نہیں ہو رہی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پر بھی نظر ہے۔ آپ نہیں چاہتے کہ جماعت اس سے غلط نتیجہ نکالے۔ ان کی خاطر تو آپ نے سب کچھ چھپا دیا لیکن بعض اوقات خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور اس اظہار کے نتیجے میں ساری جماعت میں استباق فی الخیرات کی روح ترقی کرتی ہے۔ اس لئے فرمایا: "ان کو یہ وہم ہے کہ اجر کسی عمل کا اس کے اظہار سے ضائع ہو جاتا ہے"۔ ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ تجارت کا سلیقہ سکھا رکھا تھا اور ایسے لوگ کثرت سے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ کا ذکر بارہا پہلے کر چکا ہوں، ان کا حال یہ تھا کہ جب کوئی تنگی ہو تو وہ خدا کی راہ میں خدمت کے لئے نکل جایا کرتے تھے۔ کمانے کی خاطر نہیں بلکہ اپنے اس وقت کو جس کو وہ روپیہ کمانے پر خرچ کر سکتے تھے روپے کو بھول کر تبلیغ کے لئے نکل جایا کرتے تھے۔ یہ ان کا اپنا ایک رنگ تھا اور ہمیشہ ایسا ہوا۔ ایک دفعہ بھی اس معاملے میں مایوسی نہیں ہوئی کہ وہ جب تبلیغ سے واپس آ رہے تھے یا اس دوران خدا تعالیٰ نے ان کو کوئی رقم مہیا فرما دی جو رقم اس چیز کے لئے بہت کافی ہوا کرتی تھی جو ان کو ضرورت پڑتی تھی۔

اور یہ واقعہ ان کا بڑا دلچسپ ہے کہ پھر بڑے فخر سے آ کے گھر کی کنڈی کھٹکھٹایا کرتے تھے اور آواز دیا کرتے تھے کہ اپنی بیگم کو کہ فلاں کی اماں دروازہ کھولو۔ اب جو کنڈی کھٹکھٹائے گا اس کو کچھ کہنے کی ضرورت بھی

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

کیاہے لیکن وہ انگریزی میں کہا کرتے تھے کیونکہ انگریزی کا ان کو بہت شوق تھا اور یہ ثابت کیا کرتے تھے سکول کے بچوں پر کہ میری بیوی کو انگریزی آتی ہے۔ وہ پوچھتے تھے کیسے آتی ہے بتائیں۔ کہتے جب میں گھر جاتا ہوں تو کنڈی کھٹکھٹا کے کہتا ہوں فلاں کی اماں دروازہ کھولو۔ اسی وقت وہ دروازہ کھولتی ہے اور یہ بات میں انگریزی میں کہہ رہا ہوتا ہوں۔ تو بڑے بڑے دلچسپ انسان تھے جو اپنے اپنے رنگ میں ایک مثال تھے اور انہی مثالوں کی یہ خیر ہے کہ ان کی اولاد بھی اسی طرح نیکیوں میں حصہ پا رہی ہے۔

نیکیوں کے متعلق یاد رکھیں کہ یہ ضائع نہیں ہوا کرتیں، ان معنوں میں بھی ضائع نہیں ہوا کرتیں کہ گویا ایک ہی نسل تک محدود رہ جائیں۔ نیکیاں نسلاً بعد نسل چلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ جو وعدہ فرمایا ہے کہ میں بڑھاتا ہوں اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ اس شخص کے اموال کو برکت دیتا ہوں یا اس کی نیکیوں کو بڑھاتا ہوں۔ مراد یہ ہے کہ اتنا بڑھاتا ہوں کہ نسلاً بعد نسل چلتی چلی جاتی ہیں۔ پس ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی صورت میں ایسی مثالیں بکثرت دیکھی ہیں اتنی کہ ان کا بیان ممکن نہیں۔ اپنے اپنے رنگ میں فقیر راہِ مولا تھے اور ان کے انفاق کا بھی اپنا اپنا رنگ تھا لیکن ان میں سے کسی ایک میں بھی ریاکاری نہیں تھی بلکہ حتی المقدور کوشش کرتے تھے کہ اپنی نیکیوں کو چھپالیں۔

پس یہ ایک ایسا گر ہے جس کو جماعت کو سیکھنا چاہئے اور پلّے باندھنا چاہئے کیونکہ ریاکاری سے **بچیں گے اور بخل سے بچیں گے تو نہ صرف اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگی میں کامیاب فرمائے گا بلکہ آپ اپنی نسلوں کی زندگی میں بھی مسلسل ان نیکیوں کو جاری دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک ایسا سلوک دیکھیں گے جو کوثر کی طرح کبھی بھی ختم نہیں ہوتا۔**

اس قسم کے بزرگوں میں سے ایک حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب بھی تھے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ لدھیانوی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے دعویٰ سے پہلے ہی پہچان لیا تھا۔ انہوں نے آپ کو مخاطب کرکے کہا تھا "تم مسیحا بنو خدا کے لئے"۔ کاش تم مسیحا بن جاؤ کیونکہ تم میں مَیں مسیحائی کی علامات دیکھ رہا ہوں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ مسیحائی کی علامات جو آپ اپنے نفس سے بھی چھپاتے تھے خدا نے اپنے ایک بزرگ بندے پر ان صفات کو روشن کر دیا اور اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے جا کر بیان فرمائیں گے کہ تم خدا کی خاطر چھپنے کی کوشش بھی کرو تو امر واقعہ یہ ہے کہ اگر تم سنجیدگی اور اخلاص سے چھپنے کی کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں چھپنے نہیں دے گا۔ تمہاری نیکیوں کو اس طرح ظاہر فرمائے گا کہ لوگ ان کی مثال پکڑیں۔ پس نیکیوں کی خاطر اللہ تعالیٰ گویا تمہاری نیکیوں سے پردہ اٹھا دے گا۔

تو خدا کے پردے اٹھانے کے رنگ بھی عجیب ہیں کبھی وہ نیکیوں سے پردے اٹھاتا ہے کبھی لوگوں کی بدیوں سے بھی پردے اٹھاتا ہے۔ یہی دعا کرنی چاہئے کہ اگر ہماری نیکیاں اس لائق ہیں کہ ان سے پردہ اٹھانا خدا کے نزدیک بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ہو تو تب اللہ ان سے پردہ اٹھائے مگر اس رنگ میں نہ اٹھائے کہ ہمیں کوئی نقصان پہنچے۔ اگر اس اخلاص کے ساتھ آپ اپنی نیکیوں کو چھپانے کی کوشش کریں گے تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ اس رنگ میں پردہ اٹھائے گا کہ آپ کے اخلاص کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن بنی نوع انسان کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچے گا۔ پس یہ ان حضرت صوفی احمد جان صاحب کے صاحبزادے ہیں صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب۔ بڑے لمبے قد کے تھے اور ان سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی روایات ہیں اور ان کا اپنا ایک رنگ عجیب تھا۔

صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب اپنے والد سے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ ہمارے گھر میں خرچ نہ تھا۔ میرے والد صاحب نے میری والدہ سے پوچھا آٹا ہے؟ کہا نہیں۔ دال ہے؟ جواب نفی میں ملا۔ ایندھن ہے؟ وہی جواب۔ جیب میں ہاتھ ڈالا، دو روپے تھے۔ فرمانے لگے اس میں تو اتنی چیزیں پوری نہیں ہو سکتیں میں ان روپوں سے تجارت کرتا ہوں۔ وہ دو روپے کسی غریب کو دے کر نماز پڑھنے چلے گئے۔ یہ ان کی تجارت تھی۔ راستے میں اللہ تعالیٰ نے دس روپے بھیج دئے۔ وہ دَہ دنیا ستّر آخرت کا ایک یہ بھی مطلب ہے۔ مگر یہاں دو کے بدلے دس ملے ہیں اِس کا اُس سے تعلق نہیں۔ دو کے بدلے دس اس لئے ملے کہ ان کو جو ضرورت تھی بعینہ دس روپے میں پوری ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حساب ان سے رکھا۔ رستے میں اللہ تعالیٰ نے دس روپے بھیج دئے۔ واپس آکر فرمایا میں تجارت کر آیا ہوں اب سب چیزیں منگوالو۔ اللہ کی راہ میں مال دینے سے گھٹتا نہیں، بڑھتا ہے۔ یہ جو روایت ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی اس وقت کی ضرورتیں دس روپے میں مکمل طور پر پوری ہو جاتی تھیں۔ اور چونکہ اس نیت سے انہوں نے خدا کی راہ میں خرچ کیا تھا کہ میری ساری ضرورتیں پوری ہو جائیں پس اللہ نے وہ نیت اس دنیا میں پوری فرمادی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور بزرگ صحابی کا ذکر فرماتے ہیں۔ فرمایا: "حبی فی اللہ میاں عبدالحق خلف عبدالسمیع۔ یہ اول درجے کا مخلص اور سچا ہمدرد اور محض للہ محبت رکھنے والا دوست اور غریب مزاج ہے۔ دین کو ابتداء سے غریبوں سے مناسبت ہے کیونکہ غریب لوگ تکبر نہیں کرتے اور پوری تواضع کے ساتھ حق کو قبول کرتے ہیں"۔ یہ میں نے ذکر اس لئے چنا ہے کہ لوگوں پر یہ بات روشن ہو جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف کھل کر مالی قربانی کرنے والوں پر ہی تحسین کی نظر نہیں ڈالتے تھے بلکہ وہ بھی آپ کو بہت پیارے تھے جن کو مالی قربانی کی اپنی غربت کی وجہ سے توفیق نہیں ملتی تھی مگر جن کے حالات سے آپ واقف تھے۔ جانتے تھے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے زیادہ ان کو کوئی اور چیز عزیز نہیں ہے۔ پس نہ خرچ کرنے والے بھی اسی مد میں لکھے گئے جس میں خرچ کرنے والے لکھے گئے یعنی توفیق نہ پاتے ہوئے بھی خرچ کرنے کی تمنا بہت تھی۔ یہ مضمون وہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کو نصیحت فرمائی تھی کہ اتنی دفعہ نماز کے بعد تکبیر و تسبیح کیا کرو تو تمہیں خرچ کی توفیق نہیں اور دل چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ تمہاری یہ توفیق کہ خدا کا ذکر کرتے ہو اس رنگ میں قبول فرمالے گا گویا تم نے خرچ کر دیا اور تمہیں اپنے خرچ کرنے والے بھائیوں سے کم عطا نہیں کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب یہ فرمایا تو ان غریبوں کے دل راضی ہو گئے۔ پس جیسے آقا کی باریک نظر تھی ویسے ہی آپؐ کے غلام کی باریک نظر تھی۔ جیسے آقا اپنے غریب صحابہ پر نظر رکھتا تھا، جانتا تھا کہ ان کا دل چاہتا ہے مال خرچ کرنے کو مگر نہیں کر سکتے ان کے دل کی تسکین کے سامان کیا کرتا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ توفیق ملی کہ اپنے غریب صحابہ کے دل پر نظر رکھ کر ان کے دل کی تسکین کے سامان کیا کرتے تھے۔ وہ واقعہ جو میں نے بیان کیا ہے اس کے متعلق روایت ہے کہ کچھ عرصے کے بعد یہ بات عام ہو گئی۔ لوگوں نے ایک دوسرے سے باتیں کیں اور یہ بات امیروں کو بھی پتہ چل گئی کہ اس طرح تو بہت جزاء ملتی ہے انہوں نے بھی اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ بیٹھ کر تسبیح و تحمید شروع

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے

خوشخبری

ضامن صحت — عمدہ کوالٹی

گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

بازار سے بارعایت — ہوم ڈیلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں
اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری میں تشریف لائیں

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ

MAYBACH STR 2

69214 EPPELHEIM (GAWEBEGEBIET)

BEI HEIDELBERG -GERMANY

Tel :0 6221-79240   Fax: 06221-792425

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

کردی۔ اس پر غریب بھائیوں کو ایک قسم کا رشک آیا۔ انہوں نے کہا او ہو یہ تو ہمارے ساتھ شامل ہو گئے خرچ کی جزاء بھی پائیں گے اور بے خرچ کی جزاء بھی پائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے شکایت کی اس رنگ میں کہ ان کو روکیں وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو کر ہمارے حصے میں سے حصہ بٹا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا نہیں ان کو نہیں میں روکوں گا جن کو خدا دوہرے اجر کی توفیق عطا فرماتا ہے میں کیسے روک دوں۔

تو جماعت کے امراء کو چاہئے کہ اس بات پر بھی نظر رکھیں، کوشش کریں کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں پہلے سے بڑھتے رہیں اور غریبوں کی ان نیکیوں میں سے بھی حصہ پائیں جو مال نہ دینے کی وجہ سے یا نہ دینے کی محرومی کے احساس سے عملاً ذکر الٰہی یا دوسری نیکیوں میں زیادہ حصہ لیتے ہیں۔ اس سے ان کو دوہرا اجر نصیب ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عادت سے ان کی اولادوں کے مقدر چمک اٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عبدالحق خلف عبدالسمیع صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دولت مندوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ اس سعادت کا عشر بھی حاصل کر سکیں جس کو غریب لوگ کامل طور پر حاصل کر لیتے ہیں"۔ یہ امر واقعہ ہے کہ دولتمندوں میں یہ لوگ بہت کم ہوتے ہیں مگر اگر ہوں تو ان کا نصیبہ دنیا میں بھی جاگ اٹھتا ہے اور آخرت میں بھی۔

"فَطُوبیٰ لِلْغُرَبَاءِ" بڑی خوشی کی بات ہے۔ خوشخبری ہے غرباء کے لئے۔ "میاں عبدالحق باوجود اپنے افلاس اور کمی مقدرت کے ایک عاشق صادق کی طرح محض للہ خدمت کرتا رہتا ہے اور اس کی یہ خدمات اس آیت کا مصداق اس کو ٹھہرا رہی ہیں "یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ"۔ یہاں ایک اور معنی اس آیت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے جس پر عام طور پر مفسرین کی نظر نہیں جاتی۔ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ کا یہ مطلب لیا جاتا ہے جو اپنی جگہ درست ہے کہ وہ مال سے خدا کی راہ میں اس وقت بھی خرچ کرتے ہیں جبکہ ان کو مالی تنگی کا سامنا ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے علاوہ ایک اور مضمون اس آیت میں پڑھا ہے۔ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ خواہ ان کو مالی تنگی خدمت سے باز رکھتی ہو۔ یعنی مالی خدمت سے باز رکھتی ہو وہ نفس کی قربانی سے باز نہیں آتے۔ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اپنے نفس کو اس راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ بہت ہی پیاری تفسیر ہے جس کو دیکھ کر انسان عش عش کر اٹھتا ہے۔ اب یہ تفسیر کیا نعوذباللہ من ذٰلک گندوں کو بھی عطا ہو سکتی ہے۔ جن کے دل اللہ پاک کرے ان کے سوا کسی کو یہ تفسیر عطا ہو ہی نہیں سکتی۔ اور دشمن، بدزبان، احمق اگر صرف اس ایک تفسیر پر غور کرے جیسے میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے ہر تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ایسا رنگ ہے جو عارف باللہ کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ تو دشمن اگر اس چیز کو دیکھ لے تو ہر گز کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بدکلامی کی جسارت نہیں کر سکتا۔ ایمان لانا یا نہ لانا یہ الگ مسئلہ ہے مگر ایسے پاکباز پر بدزبانی کی جسارت نہیں کی جا سکتی جو اللہ کے عشق میں گم ہو اور اسی کی ہدایت سے عارفانہ نکات اس کو ملتے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی کرو۔ بیک وقت ایک سینے میں یہ دو محبتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی"۔ یہاں نیت کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اپنا مال بڑھانے کی خاطر خدا سے محبت کرے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ خالص اللہ کی محبت کی وجہ سے مال خرچ کرے۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مشاہدہ ہے کہ اگرچہ ان کی نیت یہ نہیں بھی ہوتی تب بھی خدا ان کے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت ڈال دیتا ہے۔ کیوں؟ فرمایا: "کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ میں کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔" یہ ہے خلاصۂ مضمون۔

جس شخص کو بھی مالی خدمت یا نفس کی خدمت یا جسمانی خدمت یا دماغی خدمت کی توفیق ملتی ہے وہ یاد رکھے کہ یہ اللہ کے احسان سے ہے اور احسان کے نتیجے میں شکر گزار ہونا چاہئے نہ کہ احسان جتانے لگے۔ تو مومن کے دل میں دین کی خدمت کے بعد کسی احسان جتانے کا گمان تک نہیں گزرتا۔ اگر حقیقی عارف ہے تو ضرور سمجھتا ہے کہ ہمیں توفیق مل گئی بہتوں کو نہیں ملی۔ کتنا بڑا اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں چن لیا ہے اس خدمت کے لئے۔ اس لئے فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ تم میرے لئے ضروری ہو۔ فرمایا میں تمہارے لئے ضروری ہوں۔ میری دین کی خاطر خدمت کرتے ہو تو اللہ کی پیار کی نظریں حاصل کرتے ہو۔ اس لئے تم میرے لئے ضروری نہیں، میں تمہارے لئے ضروری ہوں۔ اور اس کا ثبوت ایک یہ ہے کہ اگر تم سارے مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ تو خدا مجھے نہیں چھوڑے گا اور میری ساری ضرورتیں پوری کرے گا اور ایسی قوم لے آئے گا جو قوم مالی خدمات اور جسمانی اور دینی اور قلمی اور روحانی خدمات میں تم سے پیچھے نہیں رہے گی۔

"تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہے ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے"۔

انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "میں پھر اصل بات کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ دولت مند اور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں"۔ یعنی پہلی باتوں سے یہ شبہ نہ گزرے کہ دولت مند دھتکارے ہوئے لوگ ہیں ان کو توفیق مل ہی نہیں سکتی ہے۔ "مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ (البقرہ آیت ۴) متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم رہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ۔ پس مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے"۔

جہاں خدا کی راہ میں مالی قربانیاں کرتے ہیں اس کے سوا اس بات کو بھی نہ بھلائیں کیونکہ یہ بھی مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کے اندر شامل بات ہے کہ جب خدا کی خاطر خرچ کرتے ہیں تو اس کے بندوں کے لئے بھی نرم گوشہ اختیار کریں اور اس طرح قوم کو وحدانیت کا سبق دیں۔ ہر وہ شخص جو واقعۃً تقویٰ کی خاطر اپنی زندگی بسر کرتا ہے وہ اپنے بھائی سے خواہ وہ غریب بھی ہو، محروم بھی ہو، کئی قسم کی کمزوریوں میں مبتلا ہو اس سے نفرت نہیں

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

کرتا ہے وہ اپنے بھائی سے خواہ وہ غریب بھی ہو، محروم بھی ہو، کئی قسم کی کمزوریوں میں مبتلا ہو اس سے نفرت نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے دل میں ہمدردی کے سوا اور کوئی جذبات نہیں پاتا۔ اگر کچھ نہیں کر سکتے تو دل کی گہرائی سے کلمۂ خیر کہو۔ بعض لوگ یہ کلمۂ خیر کہتے تو ہیں مگر اس کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے۔ امیر آدمی جو اپنے مال کو چھپائے ہوئے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں جاؤ اللہ تمہارا بھلا کرے۔ مطلب ہے ہمارا پیچھا چھوڑو۔ اللہ بھلا کرے کی دعا محض منہ سے نکلی ہوئی دعا ہوتی ہے۔ لیکن کچھ لوگ دکھ محسوس کرتے ہیں کہ ہم کچھ دے نہیں سکے۔ وہ جب کہتے ہیں کہ اللہ تمہارا بھلا کرے تو یہ دعا عرش کے کنگرے ہلا دیا کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں بعض غریبوں کی تقدیر بدل جاتی ہے۔ پس یہ ہیں انفاق فی سبیل اللہ والے لوگ جس کے متعلق یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا 'شفقت علی خلق اللہ کی تعلیم اس آیت میں شامل ہے مِمَّا رَزَقْنٰهُم يُنْفِقُوْن'۔

یہ ایک بہت ہی لطیف اقتباس ہے جس میں سے ایک حصہ شروع کا میں ضرور آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: "اس کے بعد متقی کی شان میں مِمَّا رَزَقْنٰهُم يُنْفِقُوْن آیا ہے۔ یہاں متقی کے لئے مِمَّا کا لفظ استعمال کیا کیونکہ اس وقت وہ ایک اعمیٰ کی حالت میں ہے"۔ مِمَّا میں جو توفیق اللہ نے اسے بخش دی ہے یہ حضرت اقدس مسیح موعود کی بہت ہی لطیف تفسیر ہے۔ فرمایا صرف وہی توفیق شامل نہیں بلکہ آئندہ جو توفیق خدا عطا فرمائے گا وہ بھی اس میں داخل ہے۔ تو فرمایا اس کی حالت تو ایک اندھے کی سی ہے جسے پتہ نہیں کہ میرے لئے آگے کیا بھلائی اور خیر مقدرر کھی گئی ہے۔

"حق یہ ہے کہ اگر وہ آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا"۔ ایک اور بھی اندھے کی حالت کا بیان ہے۔ "آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا کہ اس کا کچھ بھی نہیں"۔ یہ دونوں باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تحریر میں بیان فرمائی ہیں۔ ایک آئندہ جو خدا کے فضل اس پر ہونے والے ہیں ان سے وہ بالکل اندھا ہے، اس کو پتہ ہی نہیں کہ کیا ملنے والا ہے۔ دوسرا یہ کہ آنکھ ہوتی تو دیکھ لیتا کہ یہ سب اللہ ہی کی عطا ہے اس کا تو کچھ بھی نہیں۔ "یہ ایک حجاب تھا جو اتقاء میں لازمی ہے"۔ یہ اندھا پن کوئی برائی نہیں ہے۔ فرمایا، "ایک حجاب تھا جو اتقاء میں لازمی ہے۔ اس حالتِ اتقاء کے تقاضے نے متقی سے خدا کے دیئے میں سے کچھ دلوایا"۔

پھر فرماتے ہیں: "یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے"۔ یہ پہلے بھی میں اقتباس آپ کے سامنے کئی دفعہ رکھ چکا ہوں۔ "اس سلسلے کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے"۔ یہ سلسلہ بغیر کسی روک ٹوک کے ہمیشہ جاری رہے اور نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جائے یہ مراد ہے بلا انقطاع۔ "وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہِ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرطیکہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں ہاں جس کو اللہ جل شانہ توفیق اور انشراحِ صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندے کے اپنی وسعتِ ہمت اور اندازۂ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے"۔

اب اس سلسلے میں میں ایک آخری اقتباس ایک دوست کا پڑھ کر سناتا ہوں جو کراچی سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے جب میرے خطبات سنے جو مال سے تعلق میں میں نے امریکہ میں دیئے تھے تو ان کو اس بات کا گہرا رنج پہنچا کہ بعض لوگوں کی کمزوری کی وجہ سے مجھے تکلیف پہنچی ہے۔ میں نے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ بعض ایسے لوگ ہیں جن کے متعلق میں حالات دیکھ کے یہ فیصلہ کر سکتا ہوں کہ ان کا سارا مال ان کو واپس لوٹا دیا جائے کیونکہ جس رنگ میں انہوں نے خرچ کیا ہے مجھے اس سے کراہت آتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس مال کو خدا تعالیٰ کے پاک مال میں شامل کروں۔ یہ ذکر جو گزرا تھا اس کے بعد جب میں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ ایسے لوگ اتنے تھوڑے ہیں، دکھاوے والے لوگ ہی تھے، کہ ان کے مال کو کلیۃً کالعدم سمجھ لیں تب بھی جماعت امریکہ کے اموال پر ایک کوڑی کا بھی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ان خطبات کے بعد جو اطلاعیں آرہی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ جماعت مالی قربانی میں آگے بڑھ رہی ہے۔ مگر یہ لفظ ان کو یاد رہے کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کے مال ان کو واپس کر دوں۔ ان کے خیال میں اتنے زیادہ مال تھے کہ ان کے لئے مجھے بیرونی مدد کی ضرورت پڑنی تھی۔ وہ لکھتے ہیں: "میں اپنے آپ کو تمام چندہ واپس کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اگر یہ رقم ایک کروڑ تک ہے تو میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ رقم اپنے پیارے حضور کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی اس جماعت میں خدا کے شیروں اور محمدؐ کے فدائیوں کی کوئی کمی نہیں ہے"۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس اخلاص کو قبول فرمائے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس کی جماعت کو ضرورت نہیں ہے اور ضرورت کا کچھ سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ پیسوں کی خاطر یہ خطبے نہیں دیئے تھے، لوگوں کی خاطر دیئے تھے کہ لوگ اپنی اصلاح کریں اور اللہ کی نظر میں مقبول ٹھہریں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا: پچھلے خطبات میں لوگوں نے میری آواز میں کچھ دیکھا ہوگا جیسے ہلکی ہلکی کھانسی بعض دفعہ اٹھتی ہے۔ کھانسی نہیں وہ گلا صاف کرنے کے لئے بعض دفعہ ایک ضرورت محسوس ہوتی ہے اس کے لئے میں نے بعض مناسب دوائیں استعمال کیں مگر فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ تو اب ایک بات پکڑی گئی ہے جو میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں۔ کیونکہ بہت سے لوگ آرہے ہیں اور ان کی خواہش ہوگی کہ وہ کچھ نہ کچھ تحفہ مٹھائی کی صورت میں یا کسی اور شکل میں دیں مگر ساتھ اصرار کرتے ہیں کہ تم ضرور کھاؤ اور وہ اکثر بناسپتی گھی کی تیار کی ہوئی چیزیں ہوتی ہیں جن کے خلاف مجھے سخت الرجی ہے۔ تو کل ہی ایک صاحب تشریف لائے تھے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے جلیبیاں تیار کی ہیں۔ ہاتھ سے تو کی ہیں مگر کی تھیں بناسپتی میں۔ اصرار تھا کہ ضرور چکھو۔ وہ چکھتے ہی ایک دم جو پہلی دواؤں کا اثر تھا سارا جاتا رہا۔

تو اس لئے میں یہ بات بیان کر رہا ہوں کہ جلسے پر آنے والے ضرور کوشش کریں گے کہ ان کا دیا ہوا میٹھا میں ضرور چکھوں یا نمک بھی، جو بھی ہو۔ وہ یاد رکھیں کہ مجھے بناسپتی گھی سے سخت الرجی ہوتی ہے اور دواؤں کا جو فائدہ پہنچا ہوتا ہے اس کا کیا دھرا سب ضائع ہو جاتا ہے۔ تو مہربانی فرما کر اس لحاظ سے جلسے کے مہمانوں پر رحم کریں کہ مجھے تقریریں کھلی آواز سے کرنے کی توفیق مل جائے اور اپنے گھروں میں بھی جائزہ لیں۔ جن لوگوں کو بناسپتی سے الرجی ہوتی ہے بعض دفعہ ان کو پتہ بھی نہیں چلتا اور ہر وقت خود بھی اور بچوں کو بھی کسی نہ کسی گلے یا چھاتی کی بیماری میں مبتلا دیکھتے ہیں تو یہ نسخہ بھی آزما کے دیکھ لیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان کو فائدہ پہنچے گا۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ نیز الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

DAUD TRAVELS

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

داؤد ٹریولز ______ جرمنی میں ایک جانا پہچانا نام

داؤد ٹریولز ______ ایک بااعتماد و بااصول ادارہ

داؤد ٹریولز ______ آپ کے خوشگوار سفر کی ضمانت

داؤد ٹریولز ______ سال ہا سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش

آپ حج بیت اللہ یا عمرہ کے لئے دیار حبیبؐ جانے کی تمنا رکھتے ہوں، قادیان دار الامان جلسہ سالانہ پر جانے کا ارادہ ہو، پاکستان اپنے عزیز و اقارب سے ملاقات کی خواہش ہو، دنیا میں جہاں کہیں بھی سفر کا پروگرام ہو

داؤد ٹریولز آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت حاضر ہے

ہمیں ایک بار آزمائیں انشاء اللہ آپ ہمیشہ ہمیں ترجیح دیں گے

PIA فیملی فیئر کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ PIA نے ہمیں عمدہ سروس دینے کا وعدہ کیا ہے

وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی قومی ائرلائن سے سفر کریں

PIA کے جنرل مینجر جناب سید سلیم الطاف بخاری صاحب کو ہم جرمنی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہیں

بلال داؤد کاہلوں ______ مینجر۔ داؤد ٹریولز

Daud Travels

Otto Str.10 - 60329 Frankfurt am Main

Direkt von dem, Intercity Hotel

Telefon:(069)23 3654, Fax:(069) 25 93 59, Residence:(069) 5077190

Tel:(069) 23 4563 Mobile: 0172 946 9294

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۶۶ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ آغازِ کلاس سورۃ ق کی آیت نمبر ا سے ہوا اور نمبر ۳۳ پر اختتام کو پہنچی۔ خلاصہ درج ذیل ہے۔

قادر خدا نے اس سورۃ کو اتارا اور قرآن کو اس کی سچائی کی شہادت کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان لوگوں کو اس بات پر بہت تعجب ہے کہ خدا نے ان ہی لوگوں میں سے ایک ڈرانے والا بھیج دیا ہے اور کافروں کو یہ بات انہونی لگتی ہے کہ مرنے کے بعد زندہ ہو جائیں گے حالانکہ خدا کے ہاں ایک محفوظ ریکارڈ موجود ہے جو زمین میں ہر کمی و زیادتی کا احاطہ کر رہا ہے۔ قرآن مجید نے ایسے حقائق بتائے ہیں جن میں خدا کی طرف جھکنے والے عاجز بندوں کے لئے بصیرت اور نصیحت کے سامان موجود ہیں۔ اور بندوں کے لئے قسما قسم کے پھلوں وغیرہ کے رزق کی عطا کے بعد بارش کا ذکر فرمایا جس سے مردہ زمین نے زندگی پائی اور بتایا کہ اس طرح تم بھی دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔

آیت نمبر ۱۸ میں قرآن مجید نے تصدیق کر دی ہے کہ ہر انسان کے دائیں اور بائیں دو فرشتے ان کی حرکات و سکنات و الفاظ کو محفوظ کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ موت کی اٹل بیہوشی ہر انسان کو آئے گی اور اسے یاد دلایا جائے گا کہ یہ وہ گھڑی ہے جس سے تو گریز کرنے کا سوچا کرتا تھا اور یہی عذاب کے وعدے کا دن ہے۔ وہ عذاب جس کا اس نے اپنے آپ کو مستحق بنالیا ہے۔ ہر جان اس حالت میں آئے گی کہ ایک اسے ہانکنے والا اور دوسرا گواہ ساتھ ہوگا۔ اور ہم ان دونوں سے کہیں گے کہ ہر انکار کرنے والے، سچائی کے دشمن، نیکی سے روکنے والے، حد سے بڑھنے والے اور شبہات کرنے والے، ان تمام کو جہنم میں ڈال دو۔ اس پر وہ اپنے حق میں دلیل دینا چاہیں گے تو خدا تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ میرے پاس جھگڑا مت کرو۔ میں تمہیں پہلے ہی انذار بھیج چکا ہوں۔ میں اپنے بندوں پر کسی قسم کا ظلم کرنے والا نہیں۔ اس دن جنت نیک لوگوں کے قریب کر دی جائے گی جو وعدہ کے مطابق ان لوگوں کو ملے گی جو عجز و انکسار کے ساتھ جھکنے والے اور اپنے اعمال کی نگرانی کرنے والے، رحمان خدا سے غائبانہ ڈرنے والے اور اسکی خدمت میں قلب منیب لے کر حاضر ہونے والے ہیں۔

بدھ، ۱۹ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور کی یورپ کے سفر پر روانگی کی وجہ سے ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۴۷ جو ۱۰ر اگست ۱۹۹۵ء کو پہلی بار دکھائی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعرات، ۲۰ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۵۴ جو ۱۴ر اپریل ۱۹۹۶ء کو براڈکاسٹ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۲۱ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فرانسیسی بولنے والے زائرین کے ساتھ سوال و جواب کی ملاقات براڈکاسٹ کی گئی جو ۷ ار اگست ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ کی گئی تھی۔ سوال و جواب خلاصۃً اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہیں :

☆...... نماز میں توجہ قائم رکھنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ مسئلہ ہر انسان کو پیش آتا ہے۔ ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی تمام تر توجہ اس بات پر مرکوز رکھے کہ وہ خدا تعالیٰ سے باتیں اور التجائیں کر رہا ہے کیونکہ جب آپ کسی سے باتیں کرتے ہیں تو توجہ مخاطب کی طرف ہی رہتی ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ جسمانی طور پر سامنے نہیں ہوتا اس لئے ذاتی مسائل اور خیالات انسان کو گھیر لیتے ہیں اسی لئے قرآن مجید نے بار بار اقامۃ الصلوٰۃ کے لفظ استعمال کئے ہیں جس کے لئے کوشش اور دعا لازمی ہیں۔

☆...... Fairy Tales تمام دنیا کے کلچرز میں کسی نہ کسی شکل میں پائی جاتی ہیں اور سائیکالوجسٹس کہتے ہیں کہ بچوں کو اصلیت سکھانے کے لئے یہ کہانیاں بنائی اور سنائی جاتی ہیں۔ حضور انور اس کلچر کے فائدہ مند یا نقصان دہ ہونے پر روشنی ڈالیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ Fairy Tales ہر کلچر میں ملتی ہیں لیکن بعض تہذیبوں میں انہیں دیوی اور دیوتاؤں کی شکل دے دی جاتی ہے جن کے پر بھی ہوتے ہیں، جو لوگوں کے خیالات پر اچھا اثر نہیں ڈالتے۔ بعد میں مسلمانوں نے سندباد جہازی وغیرہ قسم کی کہانیاں بنائیں جو تمام دنیا میں مشہور ہوئیں۔ اسطرح مسلمان Thinkers نے ان Fairy Tales کو الف لیلۃ کے کلچر میں بدل دیا۔ اس کا مصنف سب سے بڑا کہانی لکھنے والا تھا۔ اس کا تصور بہت زرخیز تھا جس نے بادشاہ کے لئے ہر رات ایک دلچسپ کہانی بنائی اور سنائی۔ مصنف سوسائٹی کے پریشر کی وجہ سے گمنام رہا۔

☆...... قدرتی اور فطرتی طور پر ہر انسان خدا کی طرف میلان رکھتا ہے۔ تو پھر وہ کس طرح اسے بھول کر الگ ہو جاتا ہے؟ حضور انور نے فرمایا یہی تو Dilemma ہے۔ جب انسان مادی ذرائع سے اپنی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے اور خدا کی طرف دھیان نہیں دیتے اور جب وہ مصائب میں گھر کر ہر طرف سے مایوس ہو کر بے یار و مددگار ہو جاتے ہیں تو خدا کی طرف لوٹتے ہیں۔ عام طور پر لوگ دہریہ اور مادہ پرست ہو چکے ہیں۔

☆...... صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے جو ریاض الصالحین میں درج ہے۔ یہ لکھا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ انسان گلیوں میں سونا صدقہ کے لئے لے کر پھرے گا اور کوئی اسے لینے والا نہیں ہوگا اور ان ہی گلیوں میں کوئی انسان ۴۰ عورتیں لئے پھرے گا۔ یہ حالت کب اور کیسے ہوگی؟ حضور نے برجستہ فرمایا کہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ باتیں قرآن کے خلاف ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ انسانی حرص کبھی ختم نہیں ہوتی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کا پیٹ دنیا کی تمام چیزوں سے بھر دیا جائے تب بھی وہ سیر نہیں ہوگا۔ اور پھر ایک آدمی کے ساتھ چالیس عورتوں کا ہونا جبکہ صرف چار کی اجازت ہے۔ یہ حدیث ضرور کسی نے خود ایجاد کی ہے اور الف لیلۃ ولیلۃ کا کام کیا ہے۔ حضور نے تشریحاً فرمایا کہ ریاض الصالحین کا ترجمہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حدیثوں کے گہرے معنی پر غور کئے بغیر کر دیا تھا اس لئے میں نے حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کے ساتھ مل کر ایک اور احادیث کی کتاب حدیقۃ الصالحین مرتب کی جس میں احادیث کا انتخاب مختلف ہے۔ حضور نے اس کتاب کا انگریزی ترجمہ کرنے کی ہدایت فرمائی کیونکہ اردو اور عربی نہ جاننے والوں کے لئے مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔

☆...... کیا Drug Addiction کا کوئی مؤثر علاج ہے؟ حضور انور نے فرمایا علاج تو ہے لیکن addicts خود اسے چھوڑنا نہیں چاہتے۔ میں نے بعض لوگوں سے پکے وعدے لئے کہ ٹھیک ہونے پر دوبارہ شروع نہیں کریں گے خواہ انہیں کتنی ہی تکلیف ہو۔ ایک لڑکے کو میں نے دوا دی اور ایک ہی رات میں اسے شفا ہو گئی۔ اور کچھ عرصے کے بعد بھول گیا کہ وہ کبھی addict تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ BBC-TV پر پروگرام دکھایا گیا کہ برٹش عورتیں بہت شراب پیتی ہیں جس سے بچوں میں Problems پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہومیوپیتھی علاج بہت مؤثر ہے۔ تو اس کا علاج بی بی سی پر نشر کر دیں جو یہ ہے کہ Sulphuric Acid کا ایک قطرہ ایک جگ پانی میں ملا کر پورے دن میں استعمال کرائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک جرمن کو استعمال کروایا جو شراب کے نشے کی وجہ سے زندگی سے بیزار ہو چکا تھا۔ اسے یہ نسخہ دیا تو احمدیوں نے رپورٹ کی کہ ایک ہفتے کے اندر اسے شراب سے نفرت ہو گئی اور کبھی اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے دنیا کے فائدہ کے لئے بی بی سی اسے advertise کر دے تو بہتوں کا بھلا ہوگا۔

☆...... قرآن مجید میں جانوروں کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ ابدی طور پر انسان کے فائدہ کے لئے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ تمام جانور نہیں کیونکہ ان میں سے نقصان دہ بھی ہیں۔ اور میں نے اپنی کتاب میں مچھر کا ذکر کیا ہے جو نقصان دہ ہے۔ اور شہد کی مکھی کا بھی ذکر کیا ہے جو انسان کے لئے شفا کا موجب ہے اور اس کی موم اور Disinfactant Fluid اور Propulous وغیرہ سب فائدہ مند ہیں۔ اس کے مقابل پر ایک عام مکھی ہے ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ شہد کی مکھی شفا بخشتی ہے جبکہ دوسری مکھی بیماریوں کا منبع ہے۔ فرق اس وجہ سے ہے کہ خدا نے شہد کی مکھی پر وحی بھیجی جبکہ دوسری مکھی اس سے محروم ہے۔ اسلئے وحی ہے جو امتیازی حالت پیدا کرتی ہے۔ انسان کو وحی کی فلاسفی اور اہمیت پر غور کرنا چاہئے۔

(امتہ المجید چوہدری)

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبدزیروی

خاکسار کے ابا جان محترم صوفی خدا بخش صاحب عبدزیروی ۳۱ر جولائی ۱۹۹۸ء بقضائے الٰہی اس عالم فانی سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ یکم مارچ ۱۹۱۱ء کو زیرہ ضلع فیروزپور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۷ء میں بعمر ۱۶ سال خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے اور پھر والدین اور بھائیوں کو بھی احمدیت میں لے آئے۔ آپ بیعت کرنے والے سال ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ مگر والدہ اداسی سے بیقرار ہو گئیں اور قادیان آکر ساتھ لے گئیں۔ اور اس طرح یہ تعلیم مکمل نہ ہو سکی۔ آپ ۱۹۴۸ء میں چھ ماہ کے لئے حفاظت مرکز کے لئے قادیان میں درویش رہے۔ ۱۹۴۸ء میں ہی فوج کی سروس چھوڑ کر خدمت سلسلہ سے منسلک ہو گئے۔ پہلے تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ پھر وقف جدید کے اولین مجاہدین میں شامل ہو کر دفتر وقف جدید میں طویل عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔

آپ خلافت کے عاشق اور فدائی تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے بہت محبت کا تعلق تھا۔ حضور کی خاص شفقتوں کے مورد رہے۔ حضور انور سے محبت کے سبب ہر قیمت پر چاہتے کہ جیسے بھی ممکن ہو حضور کے پاس پہنچ جائیں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے گیارہ دفعہ برطانیہ کے جلسہ میں شامل ہوئے۔

بچوں کے لئے بہت دعائیں کرنے والے، ہر ضرورت کا خیال رکھنے والے۔ صرف باپ ہی نہیں ماں بھی تھے کہ اہلیہ امتہ الکریم صاحبہ بنت محترم بابو عبدالغنی صاحب انبالوی ۱۹۵۵ء میں فوت ہو گئیں مگر چھوٹے چھوٹے بچوں کے لئے آپ نے بہت قربانی کی۔ اولاد کے لئے ہمیشہ چاہا کہ سب دین کے سچے خادم بنیں۔ سب کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ ایم ایس سی تک تعلیم دلا کر بڑی توجہ اور اصرار سے تینوں بیٹیوں کی شادیاں واقفین زندگی سے کیں۔

خدا کے فضل سے اولاد کی اولاد کے لئے بھی ہر دم دعائیں کرتے۔ ہر ایک کو خلافت سے دلی وابستگی اور دین کی سچی خدمت کی تلقین فرماتے۔

خدا کے فضل سے موصی تھے اور قربانی کی ہر تحریک میں مسابقت کی روح سے حصہ لیتے۔ بزرگوں، دوستوں، عزیزوں کی خاطر داری اور مہمان نوازی کا بہت شوق تھا۔

احباب سے والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے اور جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(حبیب الرحمان زیروی، خلافت لائبریری ربوہ)

مکرمہ بدر جہاں بیگم صاحبہ

خاکسار کی والدہ محترمہ بدر جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم ۲۱ر جولائی ۱۹۹۸ء کو ۹۳ سال کی عمر میں تھائی لینڈ میں (جہاں آپ اپنے داماد مکرم رفیق چانن صاحب کے پاس مقیم تھیں) حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ رشتہ میں حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھابھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ممانی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے تدفین مکمل ہونے پر دعا کروائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خلیفہ صفی الدین محمود۔ لندن)

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا

پچاسواں جلسہ سالانہ

San Jose ایریا میں نئی مسجد بیت البصیر کا افتتاح

(محمد صدیق شاہد گورداسپوری)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں احمدیہ مسلم مشن کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت مخلص صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ذریعہ فروری ۱۹۲۰ء میں عمل میں آیا۔ آپ کو امریکہ میں داخل ہونے سے قبل بعض مشکلات کا سامنا ہوا۔ فلاڈلفیا بندرگاہ پر آپ کو جہاز سے اترتے وقت روک لیا گیا اور اس وجہ سے کہ آپ ایک ایسے مذہب یعنی اسلام کے پیروکار ہیں جو تعدد ازدواج کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ کو ایک جزیرہ میں حراست میں رکھا گیا۔ بالآخر امیگریشن محکمہ سے گفت و شنید کے بعد آپ کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ پہلے آپ نیویارک تشریف لے گئے وہاں سے ستمبر ۱۹۲۰ء کو شکاگو پہنچ گئے اور ایک چھوٹا سا مکان خرید کر اسے مسجد کی شکل دی اور اپنی تبلیغی مساعی کا آغاز فرمایا۔ وہ مکان اب گرا کر اور ملحقہ پلاٹ خرید کر خدا تعالیٰ نے جماعت کو وہاں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۹۴ء میں فرمایا تھا۔ اور اس کا نام صادق مسجد رکھا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب کی دعاؤں اور مساعی میں برکت ڈالی اور آپ کی ذاتی شخصیت اور وجاہت نے بھی لوگوں کو متاثر کیا اور لوگ آہستہ آہستہ آپ کے گرد جمع ہونے شروع ہو گئے اور اسلام قبول کرنے لگے۔ چنانچہ آپ نے ان نومسلموں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس مسجد میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی اور دوسرے مقامات و شہروں میں بھی جماعتیں قائم ہو گئیں۔ حضرت مفتی صاحب کے بعد حضرت مولوی محمد دین صاحب تشریف لائے۔ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ پھر مرکز سلسلہ قادیان اور بعد میں ربوہ سے مزید مبلغین کی آمد شروع ہو گئی اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کا کام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا مگر ابتدا میں مالی مشکلات اور آمد کے محدود ذرائع کی وجہ سے ہر جگہ مشن ہاؤسز اور مساجد کا قیام عمل میں نہ لایا جا سکا۔

۱۹۵۰ء میں واشنگٹن ڈی سی میں اس وقت کے مبلغ مکرم چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب کی کوشش سے ایک تین منزلہ مکان خرید کیا گیا جو شہر کے بہترین علاقہ Leroy Place پر واقع ہے اسے مسجد اور مشن ہاؤس کے طور پر استعمال میں لایا جانے لگا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے امریکن فضل مسجد تجویز فرمایا جو اب تک قائم ہے اور ۱۹۹۴ء تک یعنی بیت الرحمان کی تعمیر تک یہی بطور مرکز استعمال ہوتا رہا۔

باقی جگہوں پر کرایہ کے مکانوں میں اشاعت اسلام کا کام سرانجام پاتا رہا۔ مگر جوں جوں جماعت ترقی کرتی چلی گئی کئی ایک اور شہروں میں بھی جماعت قائم ہوئی، مکانات خرید کر مشن ہاؤسز قائم کئے گئے یا مساجد کی تعمیر کی گئیں۔ چنانچہ ڈیٹن اوہائیو میں ۱۹۶۵ء میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی جس کا نام 'فضل عمر مسجد' رکھا گیا۔ بعد میں بعض اور شہروں میں مزید مساجد قائم ہوئیں جن میں یوسف مسجد توسان (ایریزونا)، بیت الحمید مسجد لاس اینجلیز (کیلی فورنیا)، بیت النصیر میامی (فلوریڈا)، صادق مسجد شکاگو، بیت الظفر ڈیٹرائٹ، بیت صادق سینٹ لوئیس، بیت الواحد کلفٹن (نیوسی)، بیت الہادی اولڈ برج (نیوجرسی) بیت الظفر نیویارک، بیت النصیر روچسٹر (نیویارک)، بیت الاحد کلیولینڈ (اوہائیو)، مسجد رضوان پورٹ لینڈ (اوریگن)، ناصر مسجد فلاڈلفیا، نور مسجد پٹس برگ (پینسلوینیا)، نور مسجد یورک (پینسلوینیا)، بیت القدیر ملواکی شامل ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سے خطاب کے لئے جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے جارہے ہیں۔ عقب میں مسجد بیت الرحمان نمایاں ہے۔ (تصویر: بشیر ناصر کینیڈا)

۱۹۹۴ء میں خدا تعالیٰ نے میری لینڈ ریاست میں واشنگٹن ڈی سی سے قریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر ایک وسیع، دیدہ زیب اور مشرقی فن تعمیر کی عکاسی کرنے والی مسجد تعمیر کرنے کی جماعت کو توفیق عطا فرمائی جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جون ۱۹۹۴ء میں امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا۔ تہ خانے میں دفاتر بھی تیار کئے گئے اور اب یہی بطور مرکز جماعت ہائے احمدیہ امریکہ استعمال ہو رہے ہیں۔ اب امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بیس مساجد اور ۲۰ ریاستوں میں ۳۰ جگہ مشن ہاؤسز قائم ہو چکے ہیں جن میں دس مرکزی و لوکل مبلغین کام کر رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ غالباً ۱۹۷۶ء کے آخیر یا ۱۹۷۷ء کے شروع میں مولوی شاہ احمد نورانی پاکستان سے امریکہ آئے۔ یہاں تو ان کے آنے اور جانے کی خبر تک نہ ہوئی مگر انہوں نے لندن جا کر ایک سراسر جھوٹا اور بے بنیاد بیان داغ دیا کہ میں وہاں قادیانیوں (احمدیوں) کے مشنوں پر تالے لگوا کے آیا ہوں، یا ان پر تالے لگے ہوئے دیکھے۔ وہ بیان ان کا اردو اخبار جنگ لندن میں شائع ہوا۔ اس وقت میں واشنگٹن ڈی سی میں بطور امیر و مبلغ انچارج امریکہ خدمات سرانجام دے رہا تھا اور جنگ اخبار لندن سے منگواتا تھا۔ جب میں نے یہ بیان اس اخبار میں پڑھا تو جہاں ایک طرف مجھے اس صدی کے مولویوں کی حالت زار پر افسوس ہوا جو محض سستی شہرت کے لئے ایسے جھوٹے اور بے بنیاد بیانات دیتے ہوئے ذرہ شرم محسوس نہیں کرتے وہاں پاکستان کے عوام تو الگ رہے اچھے پڑھے لکھے اور علمی طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر بھی افسوس ہوا کہ وہ ایسے بیانات پر بغیر کسی تحقیق کے یقین کر لیتے ہیں جو محض ان کی جماعت احمدیہ سے دشمنی اور تعصب پر دلالت کرتا ہے اور ان کی صحافت پر ایک بدنما داغ ہے۔

چنانچہ میں نے فوراً ایڈیٹر جنگ کی خدمت میں تحریر کیا کہ مولوی صاحب کا یہ بیان سراسر غلط، جھوٹ کا پلندہ اور کذب بیانی پر مشتمل ہے اور اس میں ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں ہے۔ میں یہاں موجود ہوں اور جماعتی ترقی اور ملک میں پھیلے ہوئے مختلف مشنوں کی کارکردگی سے آگاہ اور عینی شاہد ہوں لہذا مولوی صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ جماعت احمدیہ کے کسی ایک مشن کا نام بتا دیں جہاں وہ گئے اور وہاں انہوں نے تالہ لگوا دیا یا انہوں نے تالہ لگا دیکھا۔ شروع خط میں میں نے اس صدی کے ایسے مولویوں کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کا بھی ذکر کیا جس میں بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ اس وقت آسمان کے نیچے زمین پر بدترین مخلوق متصور ہونگے جن سے فتنہ پھوٹے گا اور ان میں ہی عود کر آئے گا۔ محترم ایڈیٹر صاحب نے شرافت دکھائی اور اس حصہ خط کو شائع کر دیا جو مولوی صاحب کے بیان کی تردید پر مشتمل تھا مگر جو کچھ مولویوں کے کردار کے بارہ میں لکھا گیا تھا اس کو شائع نہ کیا۔

امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جو اس وقت تک ترقی کر چکی ہے کیا بلحاظ جماعتوں اور مشنوں کے قیام کے اور کیا بلحاظ مالی قربانیوں کے وہ ایسے مولویوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے کہ یہ ایک خدائی جماعت ہے جس کا پھولنا اور پھلنا اور ترقی کرنا مقدر ہو چکا ہے اور یہ ایک ایسا نور ہے جو مولویوں کی منہ کی پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
جسکی تائیدیں ہوئی ہوں میرے جیسی بار بار

امسال کا جلسہ سالانہ تو اس صداقت کا ایک زندہ اور تابندہ ثبوت تھا۔ جس کی بنیاد ۱۹۴۸ء میں رکھی گئی۔ اس ملک میں جب جماعت نے ترقی کرنی شروع کی تو ممبران کی تعلیم و تربیت، ان کے اندر باہمی اخوت و محبت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اور ملک میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت و ترویج کے لئے مؤثر ذرائع اور پروگرام مرتب کرنے کے لئے مبلغ انچارج مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے ایک اور اہم قدم اٹھایا اور ستمبر ۱۹۴۸ء میں ڈیٹن اوہائیو میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا جس میں چند سو احباب نے شرکت کی۔ پھر ہر سال یہ مقدس اور للّٰہی جلسہ امریکہ کے مختلف شہروں میں منعقد ہوتا رہا اور اس میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھتی رہی۔

امسال خدا تعالیٰ نے جماعت ہائے امریکہ کو ۲۵ر تا ۲۷ر جون اپنا پچاسواں جلسہ سالانہ نئی تعمیر شدہ مسجد بیت الرحمٰن سے ملحقہ قطعہ زمین میں منعقد کرنے کی توفیق دی۔ جماعت احمدیہ امریکہ نے اس میں شرکت کے لئے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں سے بھی درخواست کی کہ وہ اس موقع پر اپنے اپنے نمائندگان بھجوائیں۔ چنانچہ گھانا، نائجیریا، گیمبیا، ماریشس، ٹرینیڈاڈ، لندن، کینیڈا، جرمنی، ملائشیا، انڈیا، پاکستان وغیرہ سے نمائندگان نے شرکت کی۔ پاکستان کی نمائندگی خاکسار کو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

کینیڈا سے تو شریک ہونے والوں کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ چنانچہ ملک کے طول و عرض سے آنے والے احمدیت کے پروانوں اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے حاضرین کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ ہزار ہو گئی۔

اس جلسہ کی سب سے بڑی خصوصیت اور

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

برکت یہ تھی کہ اس میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس لندن سے تشریف لائے اور شریک جلسہ ہوئے اور آپ نے اپنے روح پرور خطبہ جمعہ اور دلوں کو گرما دینے والے ایمان افروز ارشادات سے احباب جماعت کو مستفید فرمایا اور اپنے روحانی فرزندوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقات سے شرف بخشا اور دونوں طرف سے غیر معمولی محبت ، الفت اور چاہت کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔ عاشقان خلافت احمدیہ اپنے پیارے آقا کو اپنے درمیان پاکر پھولے نہیں سماتے تھے۔ بہر کیف عید کا سا سماں تھا۔ ہر رنگ و نسل اور ملک سے تعلق رکھنے والے احمدیت کے شیدائی اور فدائی ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے اور گلے ملتے نظر آرہے تھے اور اسلامی اخوت او رمحبت کا ایک کیف انگیز نظارہ تھا جو آنکھوں کے سامنے دکھائی دے رہا تھا۔

احباب جماعت امریکہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی سرکردگی میں دور و نزدیک سے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی اور ان کو ہر طرح سے آرام پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سین ہوزے (San Jose) میں مسجد کا افتتاح

سین ہوزے امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کے بڑے شہر سان فرانسسکو سے قریباً پچپن میل دور جنوب میں ہے اور اس علاقہ میں آج سے ۲۲ سال قبل ۱۹۷۶ء میں جب میں واشنگٹن سے دورہ پر آیا تو یہاں نہ صرف یہ کہ کوئی باقاعدہ جماعت نہیں تھی بلکہ کوئی احمدی گھرانہ بھی مشکل سے نظر آتا تھا۔ صرف پٹس برگ میں جو یہاں سے قریباً اسّی میل دور ہے۔ مکرم سید شریف احمد صاحب اور چند اور احمدی گھرانے موجود تھے۔ یا پھر فجی سے آئے ہوئے کچھ احمدی جو زیادہ تر سان فرانسسکو ایریا میں رہتے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک بہت بڑی جماعت قائم ہو گئی ہے جو پچپن گھرانوں پر مشتمل ہے جن میں امریکن ، پاکستانی ، بنگلہ دیشی ، فیجین اور انڈین شامل ہیں اور اردگرد کی دوسری جماعتوں کو بھی ملالیا جائے تو ان کی تعداد ۳۰۰ گھرانوں تک پہنچ جاتی ہے

کچھ عرصہ سے جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر احباب جماعت اور ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مشن ہاؤس اور مسجد کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ خدا تعالیٰ نے یہاں کے احباب جماعت کو اپنی مدد آپ کے تحت رقم اکٹھی کر کے ایک قطعہ زمین جو اڑھائی ایکٹر پر مشتمل تھا ساڑھے آٹھ لاکھ ڈالر کی گرانقدر رقم ادا کر کے خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس میں علاوہ خالی زمین کے ایک عمارت بھی تھی جس میں تین بڑے ہال، چار کمرے ، کچن اور غسل خانے وغیرہ بھی موجود تھے۔ یہ عمارت پہلے ایک چرچ اور اسکول کے لئے استعمال میں لائی جاتی تھی۔ چنانچہ یہ عمارت مسجد ، مشن ہاؤس اور جماعت کی دیگر ضروریات کے لئے خدا تعالیٰ نے بنی بنائی مہیا فرمادی اور احباب جماعت نے دن رات وقار عمل کر کے اور ضروری ترامیم کر کے اسے مسجد اور میٹنگز کے لئے تیار کیا اور پہاڑی پر ایک چھوٹا سا منارہ بھی بنایا گیا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیش خبری جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دی تھی کہ میں تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور ان کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالوں گا بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ جماعت ہائے امریکہ کے پچاسویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ حضور مورخہ یکم اور دو اگست کی درمیانی رات کو سان فرانسسکو تشریف لائے۔ احباب جماعت نے ائرپورٹ پر اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور وہاں سے آپ فری ماؤنٹ (Free mount) علاقہ کے ہلٹن ہوٹل میں تشریف لے گئے جہاں آپ کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں سے حضور مورخہ ۲ر اگست بروز جمعرات مسجد اور مشن ہاؤس تشریف لائے اور احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ یہ ملاقاتیں صبح سے شام تک جاری رہیں سوائے نمازوں اور کھانے کے اوقات کے۔

اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے دور و نزدیک کی جماعتوں سے قریباً ایک ہزار افراد تشریف لائے۔ وینکوور کینیڈا سے بھی ایک خاصی تعداد میں دوست تشریف لائے۔ اسی طرح غانا سے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب بھی اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔

یہاں بھی واشنگٹن والی کیفیت تھی۔ ہر فردِ جماعت دل میں انتہائی خوشی محسوس کر رہا تھا کہ اسے اپنے پیارے آقا کی زیارت اور ملاقات نصیب ہو رہی ہے۔ اگلے روز جمعہ کیلئے حضور تشریف لائے اور ایک نہایت ہی روح پرور اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی اور اپنی آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دینے اور ان کی نگرانی کی تلقین فرمائی۔

اسی شام پانچ بجے اصل تقریب کا انعقاد ہوا جس میں شمولیت کے لئے سین ہوزے جماعت نے ہر مذہب و ملت اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے احباب کو دعوت دی تھی۔ اور معززین شہر و ریاست سے بھی رابطہ کر کے ان کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ احباب جماعت کے علاوہ معززین شہر جن میں امریکن ، چینی، جاپانی ، انڈین اور پاکستانی اور دیگر ممالک کے لوگ شامل تھے قریباً دو صد کی تعداد میں تشریف لائے۔ ان میں Milpitas شہر اور Free Mount شہر کے میئرز اور کیلیفورنیا ریاست کے ایک سینیٹر بھی شامل تھے جنہوں نے حضور انور کی خدمت میں خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے اپنے رنگ میں خیالات کا اظہار کیا اور اپنے شہریوں کی طرف سے اس خوشی کے موقعہ پر ایک اعلامیے (Proclamations) حضور انور کی خدمت میں پیش کئے۔

شہر Milpitas جس میں یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے اسکے میئر نے حضور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی جو اس محبت اور فراخدلی کا مظاہرہ تھا جو وہ اپنے دل میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ حضور نے اس موقع پر نہایت ہی پُر معارف الفاظ فرمائے۔ فرمایا :

"Which heart does this open? The key which opens all hearts is the Love of God."

جلسہ سالانہ USA کے بعض رضاکار کارکنان حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی معیت میں۔ (تصویر : بشیر ناصر کینیڈا)

یعنی یہ چابی کون سا دل کھولتی ہے ؟ وہ چابی جو تمام دلوں کو کھولتی ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ اس فقرہ سے تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

اس سے قبل سان ہوزے جماعت کے صدر مکرم ملک وسیم احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں Welcome ایڈریس پیش کیا اور جماعت میں حضور کے مقام اور شخصیت پر روشنی ڈالی اور اکناف عالم میں جماعتی ترقی کے بعض پہلوؤں کو بیان کیا۔ پھر حضور نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے اسلام میں عبادت کی حقیقت ، مسجد کی اہمیت و ضرورت اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ یہ بیت اللہ یعنی خدا کا گھر ہے۔ لہٰذا اس میں ہر مذہب و ملت اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہیں داخل ہونے اور اپنے اپنے طریق پر عبادت کرنے کا حق حاصل ہے اور اس کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ پھر حضور نے تمام حاضرین سمیت دعا کی۔ اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔ بعد میں سب حاضرین کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا گیا۔ معززین شہر و ریاست نے حضور کی معیت میں کھانا تناول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضور نے پھر بعض احباب کو شرف ملاقات بخشا اور شام کو واپس ہوٹل تشریف لے گئے ۔ یہاں سے مورخہ ۴ر اگست صبح قریباً دس بجے حضور واشنگٹن کے لئے روانہ ہوئے اور احباب جماعت نے دلی دعاؤں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ اس تقریب کی خبریں مختلف اخبارات میں شائع ہوئیں۔ ان اخبارات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض ، جماعت کے عقائد خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات ، دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں کی تعداد اور کارکردگی۔ مقام خلافت ، پاکستان میں جماعت کی مخالفت اور ایذا رسانیوں کا ذکر کیا۔ اور پھر ایم ٹی اے کی خدمات اور اس مربوط نظام پر بھی روشنی ڈالی۔ اس طرح خدا کے فضل سے ایک وسیع حلقہ تک جماعت کو متعارف کرانے کا موقع میسر آیا۔

آخر میں اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ سین ہوزے جماعت کے احباب نے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل ہیں اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات کام کیا اور بڑی محنت اور لگن کے ساتھ وقت کی قربانی کر کے اس جگہ کو تقریب کے لئے شایان شان تیار کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ☆☆

واقفین نو کے لئے ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا :

”واقفین نو کے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے جو قریب دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بتانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں اس کے نتیجے میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر فروری ۱۹۸۹ء)

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
☆......☆......☆
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر
موصول ہونے والے خصوصی پیغامات

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۸ء کے موقع پر مختلف ممالک کے اہم افراد نے نیک تمناؤں کے خصوصی پیغامات بھجوائے۔ان میں سے بعض پیغامات اور ان کا اردو میں مفہوم ہدیۂ قارئین ہے :

طوالو کے گورنر جنرل عزت مآب Tomasi Puapua کی جانب سے حضور انور ایدہ اللہ کے نام محبت بھرا پیغام

To:His Holiness Hazrat Mirza Tahir Ahmad

Head of the Worldwide Ahmadiyya Muslim Association U.K.

Your Holiness.

It is with great delight that I send you my massage of greetings and prayers for all the participants of the Annual Convention of the Ahmadiyya Muslim Association,U.K. to be held in London from 31st July to 2nd August 1998. I know it is a very special occasion when thousands of members of the community are God-loving people. They are the people the world needs today to restore the moral and spiritual values and lead mankind to lasting peace and righteousness.

I pray for the memebrs of your Convention. I fondly remember having met you some years ago. You are the Man of God of our age. I pray for your good health and long life.

Please remember me, my family and my country in your prayers.

Yours affectionately

Tomasi Puapua. Governor General of Tuvalu.

بخدمت حضرت مرزا طاہر احمد ۔امام عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت

جناب حضور عزت مآب! مجھے از حد مسرت ہے کہ میں احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن برطانیہ کے ۳۱ر جولائی تا ۲ر اگست ۱۹۹۸ء کو ہونے والے سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے والے تمام دوستوں کو مبارکباد اور دعاؤں کا پیغام بھیج رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ سب کے لئے یہ ایک خاص موقعہ ہے جس میں دنیا کے مختلف حصوں سے ہزاروں افراد جماعت اکٹھے آ ملتے ہیں۔ آپ کی جماعت کے لوگ خدا سے محبت کرنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی آج دنیا کو ضرورت ہے تاکہ اخلاقی اور روحانی اقدار کو از سر نو زندہ کیا جاسکے اور انسانیت کی نیکی اور امن کے راستوں پر راہنمائی کی جاسکے۔

میں تمام جماعت کے افراد کے لئے دعاگو ہوں۔ میں اس موقعہ کو بہت محبت کے ساتھ یاد کرتا ہوں جب میری ملاقات چند سال قبل آپ سے ہوئی تھی۔ آپ ہمارے اس زمانہ کے مرد خدا ہیں۔ میں آپ کی اچھی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعاگو ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ مجھے، میرے خاندان اور میرے ملک کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آپ کا عقیدت مند۔(Tomasi Puapua) تھوماسی پواپوا۔ گورنر جنرل طوالو۔

جناب بینکت کرون بلاد Benkt Kronblad کا پیغام

جو سوشل ڈیموکریٹک کی طرف سے سویڈن کے ممبر آف ہیومن رائٹس کمیشن و کانسٹی ٹیوشن کمیٹی ہیں۔

Due to the Swedish General Election in September, I am very sorry to say that I cannot attend the 33rd Annual Convention of the Ahmadiyya Muslim Association in England.

During the last fifteen years that I have had contact with the movement, I have also had the honour of meeeting His Holiness, in Kalmar at my brothers house. The memories of that meeting are still with me.

The teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim are spreading to all four corners of the world. One of the teachings is to work for humanity and peace in the world .

Your great leader Mirza Tahir Ahmad is personally working for it. I wish him all the success in the world,for the work he is doing for mankind and humanity.

I also wish you all the best with this annual Convention, and hope to see His Holiness once again, here among us in Sweden.

Benkt Kronblad.

مجھے افسوس ہے کہ ستمبر میں سویڈن کے سالانہ انتخابات کے باعث میں احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے تینتیسویں سالانہ جلسہ میں شرکت نہ کرسکوں گا۔ گزشتہ پندرہ سال سے میرا آپ کی جماعت سے باقاعدہ رابطہ ہے اور یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں حضور سے بھی Kalmar میں اپنے بھائی کے گھر ملاقات کرچکا ہوں۔ اس ملاقات کی یادیں اب بھی میرے ساتھ ہیں۔

بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات اب دنیا کے چاروں کونوں میں پھیل رہی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دنیا میں انسانیت اور امن کے قیام کے لئے کام کیا جائے۔ آپ کے عظیم راہنما مرزا طاہر احمد بذات خود اس مقصد کے لئے کام کررہے ہیں۔ میری نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں کہ وہ دنیا میں انسانیت کے لئے جو خدمات بجالا رہے ہیں ان میں وہ کامیاب و کامران ہوں۔

میں جلسہ کی کامیابی کے لئے بھی اپنی نیک تمنائیں آپ سب تک پہنچاتا ہوں اور جناب حضور سے امید رکھتا ہوں کہ آپ ایک دفعہ پھر ہمارے درمیان رونق افروز ہوں گے۔

☆......☆......☆

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

چوہوں کی کلوننگ ایک اہم پیش رفت

پریس ایسوسی ایشن کی خبر ہے کہ 'ڈالی' بھیڑ کی کلوننگ کی تحقیق کو آگے بڑھاتے ہوئے اب سائنس دان ۲۲ چوہوں کی کامیاب کلوننگ کرچکے ہیں۔

بھیڑ کی کلوننگ کے مقابلہ میں ایک چوہے کی کلوننگ بظاہر ایک غیر اہم واقعہ ہے لیکن دراصل یہ کئی وجوہات کی بناپر بہت اہم ہے۔ کلوننگ کی سائنس کو ترقی دینے کے لئے دودھ دینے والے جانوروں پر تجربات بہت مہنگے پڑتے ہیں جو اقتصادی لحاظ سے ناممکن نظر آتے ہیں۔ جبکہ چوہوں کا عرصہ حمل بہت چھوٹا ہوتا ہے اور ان کی جینیاتی سائنس اچھی طرح معلوم ہے۔ ان کے جنین (Embryo) میں تبدیلی کرنا آسان ہے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ چوہوں کی کامیاب کلوننگ کے بعد اس سائنس میں جلد جلد پیش رفت ہوگی۔

(سڈنی ہیرلڈ ۹۸۔۷۔۲۲)

یہ ایک خوفناک سائنس ہے۔ پتہ نہیں اس کے کیا کیا اچھے یا برے نتائج نکلیں گے۔

برازیل کے گول کیپر کو "سینٹ" (ولی اللہ) کا درجہ دے دیا گیا

حال ہی میں فرانس میں جو فٹ بال کے ورلڈ کپ کے مقابلے ہوئے اس میں برازیل کی ٹیم کے گول کیپر کلاڈیو (Claudio Taffarel) نے سیمی فائنل میچ میں ہالینڈ کی طرف سے ہونے والے دو گول روکے اور اس طرح برازیل کی ٹیم فائنل میں پہنچ گئی جہاں اس کا مقابلہ فرانس کی ٹیم سے ہوا۔

برازیل کے چرچ نے دو گول روکنے کو اس قدر اہمیت دی کہ انہوں نے کلاڈیو کو سیدھا Canonise کردیا یعنی اسے عیسائی اولیاء اللہ (Saints) کی مسلمہ فہرست میں شامل کردیا جس کا مطلب یہ تھا کہ کلاڈیو بہت ہی بزرگ اور بابرکت وجود ہے کہ جس کے ہاتھوں نے اتنا بڑا معجزہ کر دکھایا۔

پاکٹ بائبل ڈکشنری میں Canon of Scripture کے ماتحت لکھا ہے: لفظِ Canon سے مراد Straight Rod or Rule ہے جیسے ترکھان کا فٹ رُول۔ لہٰذا ہر وہ چیز جو اس قابل سمجھی جائے کہ وہ دوسروں کی قدروقیمت کو متعین کرے یا ان کو کسی باقاعدہ نظام کے تحت لائے اسے Canon کہتے ہیں۔ آسمانی کتب میں چونکہ عقائد و اعمال کے قوانین مذکور ہوتے ہیں اس لئے جو کتاب بائبل کا حصہ بننے کے لائق سمجھی جائے اسے Canonical کہتے ہیں گویا وہ خدا کی طرف سے نازل شدہ ہے..........."۔

ڈکشنری کے مطابق Canonize کا مطلب ہے کہ سینٹ یا عیسائی اولیاء کی مُسلّمہ فہرست میں شامل کرنا۔ اب گویا کلاڈیو بھی سینٹ میری کی طرح سینٹ کلاڈیو کہلائے گا۔

لیکن بدقسمتی یہ ہوئی کہ فائنل میچ میں کلاڈیو فرانس کی ٹیم کی طرف سے ہونے والے گولوں کو نہ روک سکا (شاید خدا کو اس کا سینٹ بننا پسند نہیں آیا)۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ چرچ نے اس کے سینٹ ہونے کا فیصلہ برقرار رکھا ہے یا واپس لے لیا ہے۔

اب گویا بزرگی، تقویٰ اور خداشناسی کا فیصلہ کھیل کے میدان میں ہوا کرے گا۔ جتنے زیادہ کوئی گول کرے گا یا مخالف ٹیم کے گول روکے گا وہ اتنا ہی پہنچا ہوا سمجھا جائے گا۔ یہ تو مذہب کو کھیل بنانے والی بات ہے۔

غریب امریکیوں کی درد کی دوا

امریکہ دنیا کا امیر ترین ملک اور واحد سپر پاور ہے لیکن ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے غریبوں کے دکھ بھی کچھ کم نہیں ہیں۔

اے پی کی خبر کے مطابق کم از کم سات عورتوں نے دعویٰ کیا ہے کہ بچہ کی پیدائش کے دوران انہیں بیہوش کرنے والی دوا (Anaesthesia) کی ضرورت پڑ گئی لیکن وہ انہیں محض اس لئے نہ دی گئی کہ ان کے پاس ڈاکٹر کو دینے کے لئے پیسے نہیں تھے۔ ایک ماں نے عدالت میں مقدمہ دائر کردیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ درد سے تڑپتی ہوئی لوٹ پوٹ ہوتی رہی اور درد کم کرنے کی دوا دئے جانے کے لئے بصد عاجزی منتیں کرتی رہی لیکن سب بے سود۔

(سڈنی ہیرلڈ ۹۸۔۶۔۱۷)

امریکہ کے ڈاکٹر اپنی مجبوریاں بہتر سمجھتے ہونگے لیکن خبر سے یہ تاثر ملتا ہے کہ ان کے نزدیک غریبوں کے درد کا وہی علاج مناسب ہے جو غالب نے تجویز کیا تھا کہ "درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا"۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں- اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں-

اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۵/اپریل ۹۸ء میں حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کے بارے میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کا ایک تحقیقی مضمون شامل اشاعت ہے-

حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ رنمل ضلع گجرات کے رہنے والے تھے- آپ ۱۸۸۳ء یا ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے- آپؓ چار بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے- آپؓ کے والد ۳۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے جبکہ آپؓ کی عمر صرف ۵ سال سے کم تھی- آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں- والد کی وفات کے بعد کسی نے علاج کی طرف توجہ نہ دی جس کی وجہ سے آنکھیں مزید خراب ہوگئیں اور بینائی بہت کم رہ گئی چنانچہ آپؓ سکول میں تعلیم بھی حاصل نہ کرسکے تاہم اپنے رشتہ کے ماموں حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی سے ۱۵ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرلیا اور پھر قادیان آگئے- قادیان آنے سے قبل ۱۸۹۹ء میں آپؓ بیعت کی سعادت حاصل کرچکے تھے- حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد پر آپؓ نے حضرت قاضی امیر حسین صاحبؓ سے قریباً پانچ سال تک دینی اور طب کی تعلیم حاصل کی اور پھر حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ کے درس میں شامل ہوئے اور حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ کے ہم رہے- اس دوران حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے-

حضرت حافظ صاحبؓ نہایت ذہین تھے- آپؓ تلاوت کرتے وقت پچھلی آیات بتاسکتے تھے، الگ الگ آیات بھی بتاسکتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قرآن کریم آپؓ کے سامنے کھلا پڑا ہے- کسی مضمون کے متعلق دریافت کرنے پر متعدد آیات بتادیا کرتے تھے- حضرت مصلح موعودؓ نے آپکی وفات پر فرمایا کہ حافظ صاحب میں یہ بڑا کمال تھا کہ انہیں جب کوئی مضمون بتادیا جاتا تھا وہ اس مضمون کی آیتیں قرآن کریم سے فوراً نکال دیا کرتے تھے- مگر اُن کی وفات کے بعد مجھے اب تک کوئی ایسا آدمی نہیں ملا-

ایک اور موقعہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا "ایک دفعہ لاہور میں مجھے اچانک تقریر کرنی پڑی- حافظ روشن علی صاحب جو آیات کا حوالہ نکالنے میں بہت مہارت رکھتے تھے ان کو میں نے پیچھے بٹھالیا اور مضمون بیان کرنا شروع کردیا جب ضرورت پڑتی ان سے حوالہ دریافت کرلیتا"-

۱۹۲۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے سفر لندن میں بھی حضرت حافظ صاحبؓ ہمراہ تھے- اس دوران حضورؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عربی کتاب کی ضرورت پڑی اور آپؓ نے حضرت حافظ صاحبؓ سے اس کتاب کے نہ ہونے کا افسوس کیا تو حضرت حافظ صاحبؓ نے وہ کتاب زبانی سنانی شروع کردی-

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی ایک موقعہ پر حضرت حافظ صاحبؓ سے ایک حوالہ دریافت فرمایا اور آپؓ نے فوراً مطلوبہ آیت پڑھ دی- آپؓ کے متعلق حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ فرماتے ہیں "میں نے آپ سا ذہین اور قادر الکلام کوئی نہیں دیکھا"-

حضرت حافظ صاحبؓ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے اور آپؓ نے قرآن و حدیث کے علاوہ بھی ہر ایک دینی علم میں تبحر حاصل کیا ہوا تھا- آپؓ کو اردو، عربی اور پنجابی میں ہزاروں تقاریر کرنے کی توفیق ملی- غیر احمدی مسلمانوں، عیسائی پادریوں اور آریوں سے بیسیوں مباحثات کئے اور کئی مناظروں میں اہل سنت والجماعت کی طرف سے پیش ہوئے- جلسہ سالانہ قادیان میں چودہ سال تک تقاریر کی توفیق پائی-

حضرت حافظ صاحبؓ صوفیاء کے مشہور خاندان سے تعلق رکھتے تھے- ۲۴ء میں ویمبلے کانفرنس میں آپؓ نے تصوف کے موضوع پر شاندار تقریر فرمائی- آپؓ نے بیسیوں دفعہ قرآن کریم کا درس دیا- ہر رمضان میں شدید گرمیوں میں بھی روزہ رکھ کر ایک پارہ کا روزانہ درس دیا کرتے تھے- آپؓ علم تجوید کے ماہر اور خوش الحان قاری تھے- آپؓ کو یورپ کے علاوہ مصر، شام اور بیت المقدس بھی جانے کا موقعہ ملا- فقہ میں بھی آپؓ کا مقام بہت بلند تھا اور آپؓ کی ایک مشہور تالیف "فقہ احمدیہ" ہے- آپؓ کے شاگردوں میں حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب اور حضرت مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی کے نام آتے ہیں-

حضرت حافظ صاحبؓ نے انصاراللہ کی ابتدائی تنظیم میں شاندار خدمات انجام دیں- آپؓ محکمہ قضاء کے انچارج بھی رہے- دارالبیعت لدھیانہ کی از سر نو مرمت ہوئی تو آپؓ نے اس کا افتتاح فرمایا- جولائی ۲۵ء میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس امرتسر میں شرکت کی اور سبجیکٹ ممبر منتخب ہوئے- آپؓ نے ساری زندگی جماعت کی مختلف حیثیتوں سے بہت خدمت سرانجام دی اور ۲۳/جون ۱۹۲۹ء کو قریباً ۴۵ سال کی عمر میں وفات پائی- نماز جنازہ امیر مقامی حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی- حضرت مصلح موعودؓ نے جو اُن دنوں ایک سفر پر قادیان سے باہر تھے اپنے ایک تفصیلی تعزیتی تار میں حضرت حافظ صاحبؓ کی خدمات اور صفات کا ذکر فرمایا-

-......☆......☆......☆......-

پلاسٹک کی آلودگی

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۴/اپریل ۹۸ء میں شائع ہونے والے ماحول کی آلودگی سے متعلق ایک مضمون میں مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ پلاسٹک ایک ایسی چیز ہے جو کبھی بھی ضائع نہیں ہوتی اور اس میں سے ایسی زہریلی گیسیں خارج ہوتی رہتی ہیں جو مسلسل فضا میں شامل ہوتی رہتی ہیں اور ان سے متاثر ہونے والا انسان کینسر میں مبتلا ہوسکتا ہے- دراصل پلاسٹک کی تیاری میں بے شمار کیمیائی مادے استعمال ہوتے ہیں جن میں سے اکثر زہریلے ہوتے ہیں اور وہ پلاسٹک سے بنی ہوئی اشیاء میں اپنی اصلی حالت میں موجود رہتے ہیں اور اُن چیزوں میں شامل ہوجاتے ہیں جو ان اشیاء میں رکھی جائیں خصوصاً اچار اور چٹنی وغیرہ میں- اسی طرح پلاسٹک کی بالٹیوں یا ٹینکیوں میں سٹور کیا جانے والا پانی بھی آلودہ ہوسکتا ہے-

پلاسٹک کی اشیاء کبھی بھی قدرتی عمل سے ضائع نہیں ہوتیں بلکہ اگر ان کو جلایا جائے تو خطرناک زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں جن سے کینسر ہوسکتا ہے اور انسانی جسم میں جینیاتی تبدیلیاں بھی واقع ہوسکتی ہیں جس کی وجہ سے ٹیومر بن جاتے ہیں- ایسے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر جن میں پلاسٹک کی اشیاء صرف ۲ء۱ فیصد بھی ہوں ان کو اگر جلایا جائے تو سینہ کا درد، کینسر اور الرجی ہونے کا احتمال ہوتا ہے- اس کا علاج صرف یہی رہ گیا ہے کہ ردّی پلاسٹک کو Recycle کیا جائے اگرچہ یہ پلاسٹک بہت اچھا اور مضبوط نہیں ہوگا- بہرحال ان تمام خطرات کے پیش نظر ہمیں چاہئے کہ پلاسٹک کے تھیلوں کی جگہ کاغذ یا کپڑے کے تھیلے استعمال کریں اور پلاسٹک کی بوتلوں میں بند اشیاء خورونوش کی بجائے شیشے کی بوتلوں میں بند اشیاء خریدیں-

-......☆......☆......☆......-

شفقتوں کا پیکر

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۰/اپریل ۹۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی شفقتوں کے بعض واقعات مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نے بیان کئے ہیں جن میں ذاتی واقعات بھی ہیں اور دوسرے احباب کے بیان کردہ بھی- حضورؒ کی حفاظتِ خاص پر مامور ایک کارکن نے بیان کیا کہ ایک رات ڈیڑھ بجے جب میں قصر خلافت میں ڈیوٹی کے دوران سگریٹ سلگائے ہوئے ریڈیو سُن رہا تھا تو اچانک کسی کے سر پر کھڑے ہونے کا احساس ہوا- نظر اٹھائی تو حضورؒ کھڑے تھے- خوف کی ایک لہر میرے جسم میں دوڑ گئی کہ اس غفلت کی جانے کیا سزا ہوگی!- مگر حضورؒ نے کچھ بھی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا بلکہ جیب سے پانچ روپے نکالے اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا سگریٹ نہ پیا کرو، دودھ پیا کرو...... حضورؒ کی اس شفقت کا نتیجہ یہ نکلا کہ سگریٹ پینے کی حرکت سے ہمیشہ کے لئے میری جان چھوٹ گئی-

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی شفقت اور قبولیت دعا کا واقعہ یوں بیان کیا کہ آپؒ نے اسلام آباد سے ربوہ پیغام بھیج کر مجھے یاد فرمایا- اُس وقت میری بیٹی موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھی- میری بیوی نے کہا یہ صورتحال بتاکر اجازت لے لو- میں نے کہا کہ اگر میری بیٹی کی زندگی ہے تو میرے بغیر بھی بچ جائے گی لیکن اگر اس کا آخری وقت آچکا ہے تو میں یہاں رہ کر بھی اسے بچا نہیں سکتا...... جب میں اسلام آباد پہنچا تو کسی نے حضورؒ کو میری بیٹی کے بارے میں بھی بتادیا- آپؒ نے اسی وقت واپسی کا کرایہ اور کچھ رقم بھی عنایت فرمائی اور فرمایا کہ واپس ربوہ جائیں میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا- میں گھر پہنچا تو حضورؒ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا ہوچکا تھا اور میری بیٹی معجزانہ طور پر شفایاب ہوچکی تھی-

-......☆......☆......☆......-

مقدس کفن پر نئے تجربات

ٹورِن کا کفن اس کپڑے کو کہا جاتا ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ کو سولی سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا- امریکہ کے سائنسدانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے اس کپڑے سے DNA کو علیحدہ کرلیا ہے- اس بارے میں لندن کے اخبار "ڈیلی میل" میں ۳۰/مارچ ۹۸ء کو شائع ہونے والی ایک رپورٹ کا اردو ترجمہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۶/اپریل میں شائع ہوا ہے-

سائنسدانوں کے دعویٰ کے مطابق کفن کے بعض نمونوں پر ایک مرد کا خون پایا گیا ہے اور اگر چرچ مزید نمونے دے دے تو کئی اہم سوالات کا جواب مل سکتا ہے اور کفن کی عمر کے علاوہ آدمی کی نسل کا بھی علم ہوسکتا ہے- لیکن چرچ کی طرف سے کفن کے متولی نے کہا ہے کہ اس قسم کے تجربات کرنا کفن کی بے حرمتی کے مترادف ہے اور انہوں نے پہلے دیئے جانے والے نمونوں کی واپسی کا بھی مطالبہ کیا ہے-

یونیورسٹی آف ٹیکساس میں مائیکروبیالوجی کے پروفیسر سٹیفن کا کہنا ہے کہ چرچ اس سلسلہ میں مزید تجربات سے اس لئے گریز کررہا ہے کیونکہ انہیں یہ سمجھ نہیں آرہی کہ ایسے تجربات کے جو نتائج برآمد ہوں گے اُن سے کس طرح عہدہ برآ ہوا جاسکے گا-

-......☆......☆......☆......-

اعزازات

روزنامہ "الفضل" ربوہ کی خبروں کے مطابق

☆ کرنل شمیم احمد شاہ صاحب کو ۲۳/مارچ ۹۸ء کو اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر حکومت پاکستان نے ستارہ امتیاز (ملٹری) کے اعزاز سے نوازا ہے-

☆ مکرمہ ریحانہ نصیر صاحبہ نے پنجاب یونیورسٹی میں M.Sc کیمسٹری میں اول پوزیشن حاصل کی ہے-

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

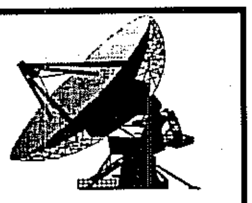

04/09/98 - 10/09/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

Friday 4th September 1998
12 Jama-diul-Awal

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
00.50 Children's Corner: Yassarnal Quran Class No. 15
01.15 Liqa Ma'al Arab: With Imam Sb Session 301, Rec: 12.6.97
02.15 Quiz Programme: Part 56 'History of Ahmadiyyat'
03.00 Urdu Class With Huzoor No 289
04.05 Learning Arabic: No. 8 (R)
04.25 M.T.A. Variety: Review of Religions. With Yousaf Sohail Shouq Sahib and guests.
04.50 Homoeopathy Class No 158 With Huzoor (R)
06.00 Tilawat, Seerut-Un-Nabi, News
06.50 Children's Corner: Yassarnal Quran Class No.15 (R)
07.15 Pushto Prog: An Industrial Exhibition,The Achicha Jama'at
08.00 From the Archives: "Tabarrukaat" Speech By Ch. Moh. Zafrullah Khan Sb Jalsa Salana Rabwah 1973
08.55 Liqa Ma'al Arab - With Imam Sahib. Session No. 301 (R)
09.55 Urdu Class With Huzoor No. 289
11.00 Computers for Everyone No. 74 By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
11.35 Bengali Service : Nawabs of Bogra, 'A Story of Heritage'.
12.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.45 Nazm, Darood Shareef.
13.00 Friday Sermon by Hazur Rec: 04.09.98 'LIVE'
14.5 Documentary: 'Zinda Log'
14.35 Recontre Avec Les Francophones Mulaqat: Huzoor and French speaking guests. Rec: 26.09.97
15.40 Liqaa Ma'al Arab with Imam Sb Session No. 302, Rec: 02.07.97
16.50 Friday Sermon by Huzoor Rec: 04.09.98 (R)
18.00 Tilawat, Seerat-un-Nabi
18.35 Urdu Class With Huzoor. Session No. 290.
19.40 German Service: Wilkommen in Deutschland, more............
20.40 Children's Corner with Huzoor Class No 105, Part No. 2
21.10 Medical Matters: ' The Digestive System'.
21.40 Friday Sermon With Huzoor Rec: 04.09.98 (R)
22.50 Rencontre Avec Les Francophone, With French Guests Rec: 26.09.97

Saturday 5th September 1998
13 Jama-diul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Hadith, News
00.35 Children's Class with Huzoor No. 105, Part 1 (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab with Imam Sb Session No. 302, Rec: 02.07.97
02.10 Friday Sermon (R) with Huzoor Rec : 04.09.98
03.15 Urdu Class With Huzoor No. 290
04.20 Computers For Everyone, Pt. 74
04.55 Rencontre Avec Les Francophones: with French speaking guests (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: with Huzoor Class No. 105, Part 1 (R)
07.20 Saraiky Programme: Mulaqat With Huzoor, Rec: 20.01.95
08.25 Dars Malfoozat: Read By Jamal-uddin-Shams Sahib
08.40 Medical Matters: 'The Digestive System'.
09.10 Liqa Ma'al Arab(R)With Imam Sb. Session No. 302, Rec 02.07.97
10.15 Urdu Class With Huzoor No. 290
11.25 MTA Variety: A meeting with Malik Salahuddin: (Qadian) P.5
12.00 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No. 6
13.00 Indonesian Hour: Children's corner, News, More...
14.00 Bengali Service: The advent of The Promised Messiah, More...
15.00 Children's Class with Huzoor Rec. 05.09.98
16.05 Liqa Ma'al Arab With Huzoor Session No. 303.
17.20 Al Tafseer-ul Kabir
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class With Huzoor No. 291
19.40 German Service: Sport, Des Diskussionskaries, More....
20.40 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Part 20 (Rabwah)
20.55 Q/A Session with Huzoor and participants of a Business Forum Rec. 28.12.97
23.00 Children's Class With Huzoor(R)
23.05 Learning Danish, No. 6 (R)

Sunday 6th September
14 Jama-diul-Awal

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.50 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Part 20 (Rabwah)
01.05 Liqa Ma'al Arab With Huzoor(R)
03.15 Urdu Class With Huzoor (R)
04.25 Learning Danish Lesson No. 6
04.50 Childrens Class Rec: 05.09.98
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.50 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Pt 20 (Rabwah)
07.05 Friday Sermon by Huzoor Rec : 04.09.98
08.10 Q/A Session with Huzoor and Participants of a Business Forum Rec: 28.12.97
09.10 M.T.A. Variety: Speech (R)
09.45 Liqa Ma'al Arab - With Huzoor Session No. 303
10.50 Urdu Class With Huzoor No. 291
12.00 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese, Lesson No. 94
13.10 Indonesian Hour: Hadiths, Quiz Basayarat.
14.10 Bengali Service: The Truth of The Promised Messiah (AS), Fish cultivation, More........
15.10 Mulaqat with Huzoor and English speaking guests Rec: 06.09.98 (NEW)
16.15 Liqa Ma'al Arab with Huzoor Session No. 304
17.20 Albanian Programme: Q/A with Hazur with Bosnian & Albanian Guests Held in Germany Part 2
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.30 Urdu Class:With Huzoor No.285
19.35 German Service: Ihre Fraggen, Blummen, More....
20.35 Children's Corner: Children's Workshop Pt 1 - Lajna Rabwah
21.00 Darsul Quran No. 4
22.25 M.T.A. Variety: Speech by Sultan Mahmoud Anwar Sb
23.15 Learning Chinese, Lesson No. 94

Monday 7th September 1998
15 Jama-dil-Awal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner: Children's Workshop, No. 1 (R)
01.20 Liqaa Ma'al Arab, with Huzoor Session No. 304 (R)
02.20 MTA USA: On the occasion of Masih-e-Maud Day
03.15 Urdu Class:With Huzoor No.285
04.20 Learning Chinese, Lesson No. 94
04.50 Mulaqat: Huzoor and English speaking guests. Rec 06.09.98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.50 Children's Workshop No 1 (R)
07.20 Dars-ul-Quran: No. 4
08.30 M.T.A. Variety:
08.55 Liqaa Ma'al Arab With Huzoor Session No. 304
10.10 Urdu Class (R) With Huzoor
11.15 M.T.A. Sports: Sports Majlis Ansarullah, Rabwah, 1996
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian - Lesson 72
13.10 Indonesian Hour: Study of Javanese VII, More....
14.10 Bengali Programme: Significance of Bait, Beef farming, & More...
16.10 Homeopathy Class with Huzur, Class No. 159
16.15 Liqa Ma'al Arab: With Huzoor Session No. 305 Rec: 10.07.97
17.20 Turkish Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat.
18.30 Urdu Class With Huzoor No. 290
19.35 German Service: Begegnung mit Huzoor, Mach Mit, More.....
20.35 Children's Corner with Huzoor Class No. 105 Part 2
21.10 Rohani Khazaine
22.00 Homeopathy Classs With Huzoor Session No. 159
23.05 Learning Norwegian, No. 72
23.35 MTA Variety

Tuesday 8th September 1998
16 Jama-diul-Awal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor No. 105 Part 2
01.15 Liqa Ma'al Arab With Huzoor Session No. 305 Rec: 10.07.97
02.15 MTA Sports: Annual sports Majlis Ansarullah Rabwah, 1996
02.45 M.T.A. Variety: Nau Mobain Jalsa from Faisalabad, Pakistan.
03.10 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.20 Learning Norwegian - No. 72
04.50 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson No. 159
06.00 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner With Huzoor: Class No. 105, Part 2
07.15 Pushto Programme: Friday Sermon of Huzoor, Rec. 07.03.97
08.10 Islamic Teachings
09.00 Liqa Ma'al Arab with Huzoor
10.00 Urdu Class No. 290 with Hazur
11.15 Medical Matters: "Child Care" Programme No. 4
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French: Lesson No.4
13.00 Indonesian Hour: Huzurs Friday Sermon Rec: 08.08.97
14.05 Bengali Service: The significance of Death of Isa & More...............
15.05 Tarjumatul Quran Class with Hazur Rec: 08.09.98 (New)
16.10 Liqa Ma'al Arab with Hazur (R)
17.25 Norwegian Programme: Philosophy of Teachings of Islam
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class With Hazur No.291
19.35 German Service: Lies Mal & Bastel Programme & More........
20.35 Children's Corner : Yassarnal Quran Class No. 15
21.00 Children's Corner : Waqfeen-e-Nau Programme, Visit to the Paper Mill, Barkat, Rabwah
21.40 Around The Globe -Presented by Syed Tahir Ahmad Sahib No.139
22.05 Tarjumatul Quran Class with Hazur , Rec 08.09.98 (New)
23.10 Learning French Lesson No.4

Wednesday 9th September 1998
17 Jama-diul-Awal

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.50 Children's Corner : Yassarnal Quran Class Lesson No. 15
01.10 Liqana Ma'al Arab With Hazur
02.25 Medical Matters Child Care N.4
02.50 Urdu Class With Hazur (R)
03.55 Learning French: No.4 (R)
04.50 Tarjumatul Quran With Hazur
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.50 Children's Corner : Yassarnal Quran Class No. 15
07.10 Swahili Programme: Host: Abdul Basit Shahid Part. 1
08.00 Hamari Kaenat No.139
09.05 Liqaa Ma'al Arab, With Hazur
10.20 Urdu Class With Hazur No. 291
11.25 Durre-e-Sameen Part 5
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning German Lesson No. 4
13.00 Indonesian Hour: ISA DPD (Komite 2000) & More... Part. 1
14.05 Bengali Service: Friday Sermon by Hazur Rec : 13.03.98
15.10 Tarjumatul Quran Class with Hazur, Rec: 09.09.98 (New)
16.15 Liqa Ma'al Arab, With Hazur Session No. 307 Rec: 23.07.97
17.25 French Childrens Prog. No. 10
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class With Hazur No. 292
19.40 German Service : Islamische Presseschau & more..............
20.40 Children's Mulaqat with Hazur Class 106 Part No. 1
21.10 MTA Life Style : Lajna Magazine Part No. 16
22.00 Tarjumatul Quran class with Hazur Rec: 09.09.98(R)
23.10 Learning German, Lesson No. 4
23.35 Documentary:London Aquarium

Thursday 10th September 1998
18 Jama-diul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor. Session No. 106 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab: with Hazur Session No. 307 Rec: 23.07.97
02.25 Canadian Desk: Q/A with Hazur Rec: 25.06.97
03.20 Urdu Class: With Hazur No. 292
04.25 Learning German, Lesson No. 4
04.50 Tarjumatul Quran Class with Huzoor No. 78 Rec: 09.09.98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.50 Children's Corner: Mulaqat with Huzoor Class. 106 P.1
07.20 Sindhi Programme: Friday Sermon with Huzoor Rec: 09.08.96
08.25 MTA Life Style: Lajna Magazine Part 16
09.10 Liqa Ma'al Arab With Hazur Session 307 (R)
10.16 Urdu Class, With Hazur (R)
11.20 Quiz - History of Ahmadiyyat Part No. 57.
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Arabic Lesson No. 9
12.55 Indonesian: Hadith & more...
13.55 Bengali Service: Q/A With Hazur Pt 1, Rec: 03.05.98
14.55 Homoeopathy Class with Hazur Session 160
16.00 Liqa Ma'al Arab With Hazur Session No. 308, Rec: 31.07.97
17.05 Swedish Program: Pass Through for Ships and Boats
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class, With Hazur No. 293
19.40 German Service: Rush Rush MTA Variety & More...............
20.40 Children's Corner: Yassarnal Quran: Lesson No. 17
21.00 From The Archives: Maulana Abdul Ata Sahib J/S 1963
22.00 Homoeopathy Class with Hazur
23.10 Learning Arabic Lesson No. 9

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:

English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, September 4, 1998 No. 36

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

مدینہ یونیورسٹی تبلیغی جماعت کی نظر میں

جناب قاری طاہر محمود صاحب ایم۔اے مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب کے قلم سے ایک نوٹ جس سے یہ حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے کہ تبلیغی جماعت کے نزدیک بھی مدینہ یونیورسٹی صحیح اسلامی تعلیم کا مرکز نہیں بلکہ عقائد کو خراب کرنے کی ''فیکٹری'' بن گئی ہے۔ وہ لکھتے ہیں :-

''ایسٹ لندن ماسک میں ایک سفید ریش بزرگ نماز پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ ایک دن دفتر میں بیٹھے مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کے متعلق مکمل معلومات حاصل کیں اور کہا کہ میرا ایک بیٹا مرکز ڈیوزبری میں زیر تعلیم ہے۔ اس کا کورس یہاں سے ختم ہونے والا ہے۔ ان دنوں چلہ کاٹنے جماعت کے ساتھ گیا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مزید تعلیم کے لئے اسے کسی اچھے ادارے میں داخل کراؤں۔ کراچی یا انڈیا کے دیوبند مدارس میں بھیجنے کا خیال تھا مگر آمدورفت کے اخراجات رکاوٹ بنتے نظر آتے ہیں۔ میں خود بھی ریٹائرڈ ہوں۔ فی الحال حسب استطاعت بیٹے کی تعلیم کے اخراجات بخوشی ادا کر رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کی صورت میں اس کے تمام اخراجات یونیورسٹی خود ادا کرے گی۔ ٹکٹ، درسی کتب، سکن، لباس اور علاج معالجہ ان تمام ضروریات کی کفیل یونیورسٹی ہوتی ہے۔ یہ خبر ان کے لئے کسی خوشخبری سے کم نہ تھی۔ پھر مجھے اصرار و تکرار کے ساتھ کہنے لگے کہ پھر آپ میرے بیٹے کے داخلہ کے لئے ضرور کوشش کریں۔ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں ہمارا بچہ تعلیم حاصل کرے یہ ہمارے لئے باعث سعادت ہے۔ میں نے کہا جب آپ کا بچہ واپس آ جائے تو مجھے ملوا دینا تا کہ میں اس کی کوالیفکیشن کے متعلق معلومات حاصل کر لوں کہ اس کے پاس کس قسم کی سند ہے اور مدینہ یونیورسٹی کے کس مرحلہ میں اس کا داخلہ ممکن ہے۔ یہ بزرگ اس کے بعد جب بھی مسجد آتے تو بڑی نیاز مندی سے مصافحہ کرتے ہوئے فرماتے کہ میرے بچے کی واپسی کے اتنے دن رہ گئے ہیں انشاء اللہ عیدالفطر سے پہلے آ جائے گا۔ دو ہفتے کے بعد انہوں نے مجھے اپنے بیٹے کی واپسی کی اطلاع دی۔ دو تین دن کے بعد اس نوجوان طالب علم سے ملاقات ہوئی میں نے کہا کہ ہاں بھئی مدینہ یونیورسٹی جانے کا کیا پروگرام ہے؟ کہا میرے اساتذہ مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ لینے کے حق میں نہیں ہیں۔ وہاں صحیح اسلامی تعلیم نہیں دی جاتی، طلباء کے عقائد خراب ہو جاتے ہیں۔ خلاف توقع و خلاف حقیقت جواب سن کر میرا دل اندر سے پھٹ گیا۔ اس نام نہاد تبلیغی جماعت کے ہرکاروں کا باطن کھل کر سامنے آ گیا۔ ساتھ ہی اس نوجوان کے مستقبل کو دیکھ کر احساس ترحم پیدا ہونے لگا۔

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کی نشیمن

نہ معلوم اس طرح کے کتنے نوجوانوں کو راہ راست سے اس جماعت نے ہٹایا ہوگا، ان کے روشن مستقبل کو تاریکیوں میں ڈبویا ہوگا، ان کی ذہنی صلاحیتوں کو منجمد کیا ہوگا۔ میں نے کہا پھر آپ کے اساتذہ آپ کو کہاں بھیجنا چاہتے ہیں؟ کہا کہ ابھی وہ سوچ رہے ہیں، ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ پاکستان کے کسی بنوری ٹاؤن یا ہندوستان کے کسی دارالعلوم میں جانے کا خیال ہے۔ میں نے باباجی کے تاثرات کو ملاحظہ کیا، پہلے خاموش کھڑے رہے پھر گویا ہوئے کہ ''وہ'' کہتے ہیں کہ مدینہ یونیورسٹی میں اہل حدیث اور جماعت اسلامی کا قبضہ ہے، وہاں اچھی تعلیم نہیں ہوتی، بچوں کے ذہن کو خراب کر دیتے ہیں۔ عقیدہ صحیح نہیں رہتا۔ میں نے باباجی کو ایک نظر دیکھا اور سلام کر کے آگے بڑھ گیا۔

شکایت ہے مجھے یارب خداوندانِ مکتب سے
سبق شاہین بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا''

(رسالہ "اہلحدیث" یکم مئی ۱۹۹۸ء صفحہ ۱۵)

☆......☆......☆

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے

شیعہ ترجمان رسالہ ''المعارف'' مارچ ۱۹۹۸ء کے صفحہ ۹ پر جناب بشارت قریشی کی ایک اہم تحریر اور دنیائے جعفریہ کے لئے لمحہ فکریہ!!

''آج اگر ملت جعفریہ پاکستان ۵ر اگست اور ۷ر مارچ کو لگنے والے زخموں کے گہرے گھاؤ لئے پھر کسی مسیحا کی راہ تک رہے ہیں۔ اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں انہیں بظاہر دور دور تک کوئی روشنی نظر نہیں آتی لیکن عرفان امام زمانہ ہی وہ واحد رستہ ہے جو کسی مایوسی کو قریب نہیں پھٹکنے دیتا بلکہ عزم و ہمت کے ساتھ جرات و بہادری کے ساتھ اپنے آقا و مولا مہدیِ برحق کی طرف توجہ مرکوز کرتے ہوئے جدوجہد کو جاری رکھنے کا حوصلہ عطا کرتا ہے۔

یہ دور اپنے براہیمؑ کی تلاش میں ہے۔
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ''

☆......☆......☆

مساجد۔ سیاست کا اکھاڑا

بریلوی ماہنامہ انوار لاثانی مئی ۱۹۹۸ء صفحہ ۴۱، ۴۲ کا ایک عبرت انگیز اقتباس ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

''یہ بات بہت پرانی ہے کہ جب مساجد کو صرف رکوع و سجود کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ یا ان کو صرف امن کا گہوارہ کہا جاتا تھا۔ دور جدید ہے، تقاضے بدلے، حالات بدلے، اس لئے ان مساجد سے بھی مزید کام لئے جانے چاہئیں تھے۔ چونکہ ملّی سیاست کے گندے کھیل میں شامل ہو کر نہ تو ہم اس گند کو ختم کر سکے اور نہ اپنا دامن بچا سکے۔ اس لئے ملکی سیاست کو چھوڑ کر اس جیسی سیاست کو ہم مسجدوں کے محراب و منبر اور اپنی صفوں تک لے آئے ہیں۔ کہ ؎

جدا ہوں دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

دین کو چنگیزیت سے بچانے کا یہی ایک طریقہ تھا۔ اس لئے اب ہماری مساجد صرف عبادت گاہیں نہیں، سیاست کا اکھاڑہ بھی ہیں۔ اگر کسی کی پگڑی اس کے سر پر ہی رہے تو یہ تو بہت پرانی بات ہے اب ہم جس شخص کی چاہیں خواہ وہ کتنی نورانی ہو، اس کی پگڑی اچھال دیتے ہیں۔ اور اس کے سر سے بہت بلند کر دیتے ہیں۔

دس پندرہ سال کی مسلسل جدوجہد اور محنت وکاوش کے بعد ایک طالب علم مسند علم و فضل پر بیٹھ کر عالم اور علامہ کہلا سکتا تھا۔ دور حاضر میں بڑھتی ہوئی افرادی قوت کی وجہ سے مساجد و معابد کی بڑھتی ہوئی تعداد کی رو میں اتنی دیر سے تیار ہونے والی کھیپ کا کون انتظار کرے۔ اپنی مساجد کی حفاظت بھی روشن مستقبل کا حصہ ہے۔ کہیں ہماری مساجد پر اغیار آ کر ہی قابض نہ ہو جائیں اس لئے ہر وہ شخص جس نے بھی کسی عالم دین کا خوبصورت لبادہ اوڑھ لیا۔ یا ایسا لباس پہن لیا، یا علماء کرام کی چال ڈھال اختیار کر لی۔ اسی کو علامہ، فہامہ، مفتی، شیخ الفقہ، شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر کی مسند عظیم پر بٹھا لیتے ہیں اور دل خوش کر لیتے ہیں۔ اگرچہ کچھ لوگوں نے بھانپ کر دبی زبان میں کہنا شروع کر دیا ہے کہ ؎

راہ زن خضرِ راہ کی قبا چھین کر
راہنما بن گئے دیکھتے دیکھتے''

☆......☆......☆

مختصر عالمی خبریں

پاکستان میں ۳۰ لاکھ افراد کا پیشہ گداگری ہے

(پاکستان): بی بی سی کی ایک خبر کے مطابق سرکاری اور غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں تقریباً ۳۰ لاکھ افراد کا پیشہ گداگری ہے۔

بی بی سی کے مطابق گلی کوچوں، بازاروں، ریلوے سٹیشنوں، ہسپتالوں، سینماؤں، باغوں، بسوں، ریل گاڑیوں غرضیکہ کسی جگہ بھی کوئی شخص بھی گداگروں کی رسائی سے باہر نہیں۔

ایک اندازے کے مطابق صرف لاہور کے رہنے والے بھکاریوں کو روزانہ ۲۰ سے پچیس لاکھ روپے کی بھیک دیتے ہیں۔

ایسے شواہد بھی موجود ہیں کہ بھکاریوں کے بھیس میں جرائم پیشہ افراد معصوم بچوں کو اغوا کرنے کے بعد معذور بنا کر ان سے بھیک منگواتے ہیں۔ اگرچہ پاکستان میں گداگری ایکٹ موجود ہے تاہم مبصرین کا کہنا ہے کہ حکومت اس طرف توجہ نہیں دیتی۔

☆......☆......☆

ایک سال میں ساٹھ ہزار مسلمانوں کو ہندو بنالیا گیا

(ہندوستان): اے اے پی لندن کی اطلاع کے مطابق صرف راجستھان میں ایک سال میں ساٹھ ہزار مسلمانوں کو زبردستی ہندو مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا۔ یہ بات بی بی سی کے مذاکرے میں شریک کانگرسی راہنما شاہد صدیقی نے کی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں انتہا پسند ہندوؤں کا اقلیتوں کے ساتھ تعصب اور ظالمانہ رویہ تشویشناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ عیسائیوں کے قبرستان کے لئے جگہ مختص کرنے پر ہندوؤں نے عیسائیوں کی قبریں اکھاڑ کر ان کے تابوت سڑک پر پھینک دئے۔ راج کوٹ میں عیسائیوں کی مذہبی کتاب بائبل کو جلایا گیا۔

☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔